﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يُؤتِيهِ مَن يشاء﴾☆(آل عمران: ۷۴) ﴿......عَسٰى اَن يَبعَثَكَ رَبُّكَ مَقاماً محموداً﴾ (بنی اسرائیل: ۸۰)


ہفت روزہ

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۲۳ر جنوری ۱۹۹۸ء شمارہ ۴

۲۴ر رمضان المبارک ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۲۳ر صلح ۱۳۷۷ ہجری شمسی


## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

## ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں

"یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہئے کہ قبول دعا کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مد نظر رکھے اور اس کے غناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہو جاتی ہیں اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔

پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور اُن کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے"

(ملفوظات جلد اول ، طبع جدید صفحہ ۶۸)

## ۹۷ء کی طرح ۹۸ء سال بھی ہمارا ہے، ہمارا رہے گا اور کوئی دنیا کی طاقت اسے ہمارے ہاتھ سے چھین نہیں سکتی۔ اس یقین کے ساتھ آگے بڑھیں اور اس یقین پر قائم ہوتے ہوئے دعائیں کریں

### مباہلہ کے سال میں ہمیں کس حد تک کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں یہ ایک کھلی کتاب ہے جسے دشمن بھی پڑھ سکتا ہے، پڑھ رہا ہے اور بے چین ہے اور خطرناک تدبیروں میں مصروف ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۹ر جنوری ۱۹۹۸ء)

لندن (۹ر جنوری ۱۹۹۸ء) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۷ کی تلاوت فرمائی۔ حضور نے ﴿وَاِذا سَاَلَكَ عِبادِي عَنِّي فَاِنِّي قَرِيب . اُجِيبُ دَعوَةَ الدَّاعِ اِذا دَعانِ......﴾ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت کا تعلق ہمارے مباہلے کے سال سے بھی ہے اور آئندہ بھی یہ آیت جماعت احمدیہ کے حق میں ایک عظیم سہارے کا کام دے گی۔ اس میں اللہ کے قریب ہونے کا ذکر ہے اور بندوں سے یہ توقع ہے کہ وہ خدا کی باتوں کا جواب بھی ہاں میں دیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ جمعہ خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ تمام دنیا کے مولویوں کو جو شرارت میں پیش پیش تھے اور ہیں ان کو میں نے ۱۰ر جنوری ۱۹۹۷ء کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ آج دس رمضان المبارک ہے۔ اس سال میں کس حد تک ہمیں کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں یہ کھلی کتاب ہے جسے دشمن بھی پڑھ سکتا ہے، پڑھ رہا ہے اور بے چین ہے اور خطرناک تدبیروں میں مصروف ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ مباہلہ ایک یکطرفہ دعا تھی جس میں ان کو بھی دعوت دی گئی تھی کہ شامل ہو جائیں پھر دیکھو کہ تمہاری دعا تم پر الٹتی ہے یا نہیں اور ہماری دعا ہم پر الٹتی ہے یا نہیں۔ یہ کھلی کھلی دعا تھی۔ حضور نے ۱۰ر جنوری ۱۹۹۷ء کے خطبہ کے بعض الفاظ پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ میں نے کہا تھا کہ "لازماً تم پر ذلتوں کی مار پڑنے والی ہے" حضور نے فرمایا کہ جلسہ پر میں ان مخالفین کے اپنے اقرار سے آپ کو دکھاؤں گا کہ مباہلہ کا سال سو فیصد جماعت کے حق میں گواہی دے چکا ہے۔ یہ ایک دوسرے کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ ذلتوں کی مار پڑ چکی ہے۔ حضور نے فرمایا یہی مار ہے جو آئندہ سال بھی جاری رہے گی۔

حضور نے فرمایا کہ جہاں تک جماعت کا تعلق ہے میں نے خاص دعا کی تحریک کی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ جماعت نے اس نصیحت کو پلے سے باندھ لیا اور یہ دعائیں کیں۔ اگر نہ کی ہوتیں تو یہ نتیجہ ظاہر نہ ہوتا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے یہ تحریک کی تھی کہ اے خدا ان سب فراعین کی صف لپیٹ دے جو جھوٹ اور تکبر میں اچھل رہے ہیں۔ اس میں یہ بھی ذکر تھا کہ یہ سال اور اس سے اگلا سال ملا کر اس طرح یہ صدی ختم ہو کہ احمدیت کی صدی ہو......... حضور نے فرمایا کہ پاکستان کے اخبارات میں یہ اعداد و شمار نمایاں سرخیوں سے شائع ہو رہے ہیں کہ اس سال جس کثرت سے مُلاں ہلاک ہوا ہے اور غیر طبعی موت مرا ہے اور بعض مُلاؤں کی لاشیں کتوں کی طرح گلیوں میں گھسیٹی گئیں یہ بتا رہا ہے کہ ہماری دعائیں مقبول ہوئی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سال تو گزر چکا ہے۔ جو وہ کر سکتے تھے کر چکے۔ بڑی جابر حکومتیں بھی مل گئیں لیکن اب اس گزرے ہوئے سال کو وہ تبدیل نہیں کر سکتے۔ ان کے منصوبے جاری ہیں اور شدت سے جاری ہیں اس لئے اللہ

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

## مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ آج کل رمضان المبارک میں روزانہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عالمی درس القرآن کے ذریعہ ملاقات کا ایک حسین موقع سب دنیا کے احمدیوں کو نصیب ہو رہا ہے۔ اللھم ایدہ بروح القدس۔ درس القرآن کی مختصر ڈائری اپنی ذمہ داری پر پیش خدمت ہے :

### ہفتہ، ۳ر جنوری ۱۹۹۸ء :

آج کا رمضان المبارک کا درس قرآن مجید (نمبر ۳) سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۲ پر ہی جاری رہا۔ کل کے درس میں اسی آیت میں الجبت کی تشریح ہوئی تھی کہ وقت ختم ہو گیا۔ آج طاغوت کے معنی حضور انور نے بتائے کہ یہ جمع اور واحد دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ تمام معبودان باطلہ اور تمام سرکش طاغوت کہلاتے ہیں۔ یہود کا مشرک کافروں کو مسلمان سے زیادہ ہدایت یافتہ کہنا بھی ان کا طاغوت ہونا ثابت کرتا ہے۔

جنگ احزاب میں ایک طاغوت حُیَیّ بن اخطب، قبیلہ بنو غطفان جو مسلمانوں کے حلیف تھے ان کے پاس گیا اور انہیں مسلمانوں کے خلاف اکسایا لیکن قبیلہ کے سردار نے کہا کہ ہم نے تو آنحضرتؐ میں کوئی عیب نہیں دیکھا اس لئے ہم ان کے خلاف نہیں ہونگے لیکن حُیَیّ بن اخطب نے اسے اکسا کر اپنے ساتھ ملا لیا حالانکہ یہودی تو توحید کے معاملے میں اسلام سے زیادہ قریب تھے مگر وہ توحید کے مقابلے میں مشرکین سے مل گئے۔

حضور انور نے جنگ احزاب سے متعلق پہلے سے دی گئی قرآنی خبر کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مومن اس وقت اس حالت سے دوچار تھے کہ انہیں یہ پیشگوئی یاد آگئی کہ دشمن چاروں طرف سے ٹوٹ تو پڑے گا لیکن لڑائی کی نوبت نہیں آئے گی۔ اب واقعات کچھ اس طرح پیش آئے کہ نوفل بن عبداللہ یہودی خندق میں گر کر مر گیا اور ان کے مطالبہ پر آنحضرت ﷺ نے اس کی لاش ان کے حوالے کر دی۔ ادھر حضور انور نے جو صحابہ سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ اور ایک اور کو حالات کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا تھا انہوں نے آکر بنو غطفان کے وعدہ توڑ دینے کی خبر کا ذکر کیا جو آنحضرت ﷺ کو وحی سے پہلے ہی معلوم ہو چکی تھی اس پر حضور نے نعرہ تکبیر بلند فرمایا اور ساتھ ہی تمام مسلمانوں کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ دشمن نے سمجھا کہ ضرور مسلمانوں کو اچانک کہیں سے کمک پہنچ گئی ہے اور ساتھ ہی طوفان باد و باراں نے ان کے خیموں میں کھلبلی مچا دی اور ان کی آگیں بجھ گئیں جس سے انہوں نے بدشگونی لی اور سواریاں جو بندھی ہوئی تھیں افراتفری میں انہیں کھولنا بھی بھول گئے اور بندھی بندھائی سواریوں کو ہانکنا شروع کیا جو بھلا کیسے بھاگتیں۔ چنانچہ انہیں وہیں چھوڑ چھاڑ پیدل دوڑ پڑے اور بکھر گئے اور بغیر لڑائی کے پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں وہ حالات جو اسلام کے خلاف جانے چاہئے تھے اسلام کے حق میں گئے، یہی معجزہ تھا۔ اگر لوگ اس پر غور نہ کریں تو یہ بے انصافی ہو گی اور اس وجہ سے ان پر لعنت ہو گی اور لعنت کی دوسری وجہ یہود کا شرک کو اسلام پر ترجیح دینا تھا۔ اور پھر جب یہود پر بپتا پڑی تو مشرکین نے ان کا ساتھ نہ دیا۔

آخر میں حضور انور نے مولویوں اور معاند مسلمانوں کا پاکستان کی قومی اسمبلی میں رویہ کا ذکر فرمایا اور یہ کہ عرب جنہوں نے عیسائیوں کو مائی باپ کہہ کر احمدیوں کو خارج از اسلام قرار دیا ان کے ساتھ بھی وہی ہو گا جو توحید پر شرک کو ترجیح دینے والوں کا ہوتا ہے۔

### اتوار، ۴ر جنوری ۱۹۹۸ء :

آج درس کا آغاز سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۴ سے ہوا جس میں یہود کی مال اور مقدرت کے بڑھ جانے کے ساتھ کنجوسی بھی بڑھ جانے کا ذکر ہے۔ یہود نے جو بھی چالیں جنگ احزاب میں چلیں وہ ملک عطاء ہونے کے بغیر تھیں۔ یہود عام طور پر یہ کرتے تھے کہ ہم بادشاہت اور نبوت کے زیادہ حق دار ہیں اس لئے ہم عربوں کی پیروی کس طرح کریں۔ اس آیت نے ان کے اس عقیدے کی مکمل نفی کر دی ہے۔ اور ان کے نظریئے کو باطل قرار دیا ہے۔ دراصل المُلك سے مراد خدا تعالیٰ کی ازلی اور ابدی بادشاہت ہے۔

الحمد وہ ہے جو کامل ہو اور حرف مذمت کبھی بھی اس پر چسپاں نہ ہو سکے۔ اس نظام کائنات کے اٹل ہو کر قائم رہنے میں اس کی کامل حمد شامل ہے۔ بڑے بڑے سائنس دان کائنات میں کوئی نقص ڈھونڈنے کی کوشش میں تھک ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ الملک وہ بھی ہے جو دوسروں کی بادشاہتوں کو مٹاتا چلا جاتا ہے۔ امام راغب نے اس کی تشریح میں ﴿ اللھُمَّ مالكَ الملكِ تؤتي الملك من تشآء و تنزع الملك

باقی مختصرات صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

## اداریہ

# چراغِ طُور جلاؤ

صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال میں حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نبوی درج ہے جس میں حضرت نبی اکرم ﷺ نے آخری زمانہ میں دجال کے خروج، اس کی سحر کاریوں اور فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ بشارت بھی دی ہے کہ اس کے مقابلہ کے لئے اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث فرمائے گا۔ جن کے مسیحی انفاس سے کافر مریں گے اور وہ باب لُد پر دجال کو قتل کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس موعود مسیح اور عیسیٰؑ کو وحی کے ذریعہ خبر دے گا کہ میں نے کچھ ایسے لوگ بھی برپا کئے ہیں جن سے قتال کی کسی میں طاقت نہیں۔ فحرّز عبادی الی الطور۔ اس لئے تم میرے بندوں کو محفوظ طریق پر طُور پر لے جاؤ۔ چنانچہ اس حدیث میں ذکر ہے کہ جب حالات بہت بگڑ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت محصور ہو جائیں گے تو ہر ایسے موقع پر جب بھی اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کے حضور غیر معمولی رغبت اور انہماک کے ساتھ خصوصی دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ان کی نصرت و حفاظت فرمائے گا اور یاجوج ماجوج کو قسما قسم کی ہولناک بیماریوں اور آفات سے ہلاک اور تباہ و برباد کر دے گا۔

یہ دور جس میں سے ہم یعنی مسیح موعودؑ کی جماعت اِس وقت گزر رہے ہیں ایسا ہی پُر فتن دور ہے۔ ہزار ہا قسم کی ظلمتوں نے دنیا کو گھیر رکھا ہے۔ ہر شخص انفرادی طور پر بھی اپنے نفس کا گہری نظر سے تجزیہ کر کے معلوم کر سکتا ہے کہ اس کے اندر کتنے اندھیرے ہیں۔ ہر کمزوری، ہر بد اخلاقی، ہر گناہ، ہر ظلم، ہر زیادتی، ہر دکھ اور ہر تکلیف ایک اندھیرا ہی تو ہے اور ان اندھیروں سے نجات کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ انسان اللہ سے استعانت طلب کرے، اس سے مدد کا طالب ہو جو نورالسمٰوات والارض ہے۔ حدیث نبوی میں جو خدا کے بندوں کو طور پر لے جانے کا ارشاد ہے اس میں اسی طرف اشارہ ہے کہ خدا کے حضور عاجزانہ دعاؤں کو شیوہ بناؤ تا کہ الٰہی تجلیات تم پر ظاہر ہوں اور خدا کے نور کی کرنیں تم پر نازل ہو کر تمہیں ہر قسم کے اندھیروں سے، ہر قسم کی مشکلات و مصائب سے نجات بخشیں اور تمہاری راہیں نورانی اور کشادہ ہو جائیں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"مسیح موعود کے متعلق...... یہی لکھا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے یعنی وہ اپنی دعا کے ذریعہ سے تمام کام کرے گا...... دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا"۔

اسی طرح فرمایا :

"اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا"۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال تمام مکذبین و معاندین کو مباہلہ کی دعوت دی تھی یعنی دعا کے ذریعہ خدا سے سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ چاہنے کی طرف بلایا تھا اور اس سال کے متعلق بھی آپ نے فرمایا ہے کہ یہ سال بھی اس مباہلہ کے سال کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس میں شامل ہے۔ چنانچہ آپ نے احباب جماعت کو خصوصیت سے دعائیں جاری رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ وہی حرّز عبادی الی الطور کا ہی مضمون ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ پہلے بھی مومنین کی عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے مسیح موعود علیہ السلام کی اس جماعت کے حق میں بڑے بڑے نشانات دکھائے ہیں اور دشمنوں کو تباہ اور ذلیل و خوار کیا ہے۔ رمضان کا یہ مبارک مہینہ دعاؤں اور ان کی قبولیت سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اس میں خصوصیت سے جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور کثرت سے ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ روزہ خود تجلّی قلب کا ایک ذریعہ ہے اور اس کے نتیجہ میں انوار الٰہیہ اترتے اور انسان کے اندھیرے دور ہوتے ہیں۔ پھر خصوصیت سے اس ماہ مقدس کے آخری عشرہ میں وہ لیلۃ القدر بھی آتی ہے جس میں خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی مضطربانہ دعاؤں اور فریادوں کو سنتے ہوئے ایسا نور عطا فرماتا ہے جو اس رات کی تاریکی کو کافور کر کے انہیں نور سے بھر دیتا ہے۔ ان کی زندگیاں سنورنے لگتی ہیں۔ ان کی آنکھیں روشن اور دل نورانی ہو جاتے ہیں اور پھر ان کا نور ان کے آگے آگے چلتا ہے اور وہ دوسروں کے لئے بھی اندھیروں سے نجات کا ذریعہ بنتے ہیں۔ پس آیئے رمضان کے ان مبارک ایام میں خصوصیت کے ساتھ نہایت عاجزی وزاری اور تضرع و ابتہال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے اس کے فضل اور رحم کو طلب کریں۔ جہاں انفرادی طور پر دعائیں کریں وہاں خاص طور پر معاندین و مکذبین مسیح موعودؑ اور شریر و فتنہ پرور دشمنان اسلام و احمدیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگیں کہ یہ لوگ شرارت میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔

"یا ربّ فاسمع دُعائی و مزّق اعدائك واعدائی و أنجزْ وَعدَكَ وَانْصُر عَبدَكَ
وَاَرِنَا ايّامَكَ وَ شَهّرلَنا حُسَامَكَ وَلاتَذَرْ مِن الكافرينَ دَيّاراً"

(تذکرہ صفحہ ۵۰۹)

یعنی اے میرے رب میری دعا کو سن اور اپنے اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما۔ اور ہمیں اپنے (وعدوں کے) دن دکھا اور اپنی تلوار ہمارے حق میں سونت لے اور شریر کافروں میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ۔

دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع و سجود ہیں دعا کا موقعہ ہے۔ دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو۔ رسمی نماز کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی"۔ (ارشاد حضرت مسیح موعودؑ)

## کھلا تو ہے تری "جنّت کا باب" جانے دے

(کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا)

نہ روک راہ میں مولا شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری "جنت کا باب" جانے دے

مجھے تو دامن رحمت میں ڈھانپ لے یوں ہی
حساب مجھ سے نہ لے "بے حساب" جانے دے

سوال مجھ سے نہ کر اے مرے سمیع و بصیر
جواب مانگ نے اے "لاجواب" جانے دے

مرے گنہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے
ترے نثار حساب و کتاب جانے دے

تجھے قسم ترے "ستّار" نام کی پیارے
بروئے حشر سوال و جواب جانے دے

بُلا قریب کہ یہ "خاک" پاک ہو جائے
نہ کر یہاں مری مٹی خراب جانے دے

رفیق جاں مرے، یارِ وفا شعار مرے
یہ آج پردہ دری کیسی؟ پردہ دار مرے

"انسان کو چاہئے کہ اپنے عیبوں کو شمار کرے اور دعا کرے پھر اللہ تعالیٰ بچاوے تو بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو میں مانوں گا"۔ (ارشاد ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۵۷۳)

### بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

نے میرے منہ سے اگلا سال بھی شامل کروادیا۔ حضور نے بتایا کہ اب سینیگال میں ڈاکار میں سازشوں کا اڈہ بن رہا ہے۔ اس کی ساری باگ ڈور پاکستان میں ہے۔ ہمیں سب باتوں کی خبر ہو جاتی ہے اور اس کے دو ذرائع ہیں ایک تو یہ کہ خدا کے فضل سے انہی میں سے کچھ نیک نفس جماعت کے حق میں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اپنی حکومت کو بتائے بغیر جماعت کو اطلاع دیتے ہیں۔ حالانکہ جماعت کا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں۔ دراصل اللہ ہماری حفاظت کا نگران ہے وہی نظر رکھتا ہے۔ دوسرے ان کے منہ پھٹ ملاں پھکڑ تولتے ہیں۔ ملاں کے ہاتھ کوئی راز آجائے تو وہ یہ بتانے کے لئے کہ احمدیت کی مخالفت میں اس نے یہ کام کیا ہے اس بات کو برداشت ہی نہیں کر سکتا اور ایسی باتیں کرتا ہے جس سے اندر کی بات کھل جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا اب رابطہ عالم اسلامی کا اڈہ ڈاکار میں قائم کر دیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا اس سے پہلے رابطہ عالم اسلامی کی جو کارروائیاں تھیں اللہ نے انہیں نکبت کی مار دی ہے۔ اب بھی یہی ہوگا۔ امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ۹۸ء کے سال کے لئے بھی اسی طرح دعائیں کرتی رہے گی اور دعائیں ہی ہمارا سہارا ہیں۔ اس کے سوا ہمارا کوئی سہارا نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اِنّھُم یَکیدُونَ کیداً وَاَکیدُ کیدا کے تابع جماعت کے خلاف جتنی بھی بدکاریاں ہو رہی ہیں ان کا جواب دینا میرا فرض ہے کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت اسلام کو غالب کرنے کے لئے نمائندہ ہوں۔ آسمان پر اللہ تعالیٰ جو تدبیر فرما رہا ہے وہ نیچے اتارتا ہے اور اپنے ان بندوں کو جن کو وہ استعمال کرنا چاہتا ہے وہ تدبیریں سمجھاتا ہے۔ اس لئے بڑی حاضر دماغی سے ہر پہلو پر نظر رکھتے ہوئے جتنی بھی تدبیریں ہو سکتی ہیں وہ اللہ کے فضل سے ہم کر رہے ہیں لیکن ان تدبیروں کا فیصلہ آپ کی دعائیں کریں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے بڑے پر شوکت الفاظ میں فرمایا کہ ۹۷ء کی طرح ۹۸ء کا سال بھی ہمارا ہے، ہمارا رہے گا اور کوئی دنیا کی طاقت اسے ہمارے ہاتھ سے چھین نہیں سکتی۔ اس یقین کے ساتھ آگے بڑھیں اور اس یقین پر قائم ہوتے ہوئے دعائیں کریں۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے رمضان المبارک کے حوالے سے بعض احادیث نبویہ پیش کرتے ہوئے ان کی ضروری تشریح بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ ہر سطح پر جھوٹ کو ترک کر دیں۔ جب بھی جھوٹ اپنی کسی مجبوری کے پیش نظر بولا جائے وہ اصل جھوٹ ہے جو شرک کی طرف لے جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر جھوٹ کے بت کو نہیں توڑیں گے تو سارا دل صنم خانہ بن جائے گا۔ حضور نے رمضان میں شیطانوں کے جکڑے جانے سے متعلق حدیث نبویؐ کے مطالب کو بھی واضح فرمایا۔ اسی طرح چند اور احادیث بھی بیان فرمائیں۔

☆......☆......☆

# احمدیت کا پیدا کردہ روحانی انقلاب
# اور
# ایک عالم دین کا مایوس کن بیان

باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار
(المسیح الموعود)

(دوست محمد شاہد، مؤرخ احمدیت)

ملت اسلامیہ کے عالمی زوال کا جو روح فرسا دور سلطنت عباسیہ کی تباہی (جنوری ۱۲۵۸ء) سے شروع ہوا اس نے سقوط غرناطہ (جنوری ۱۴۹۳ء) کے نتیجہ میں حد درجہ عبرتناک صورت اختیار کر لی یہاں تک کہ مغلیہ سلطنت کے خاتمہ (اکتوبر ۱۸۵۷ء) کے بعد یہ زوال اپنی انتہاء تک پہنچ گیا۔ جس پر خدائے ذوالعرش نے اپنے قطعی وعدہ "اِنّا له لحَافظوْن" (الحجر: ۱۰) کے مطابق آنحضرت ﷺ کے ایک عاشق صادق کو غلبہ اسلام کے لئے بذریعہ الہام کھڑا کیا۔ میری مراد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود سے ہے۔ جنہوں نے جنوری ۱۸۹۱ء میں اپنی کتاب "فتح اسلام" میں مغربی الحاد و مادیت کے خطرناک اور تشویشناک اثرات کا بلیغ نقشہ کھینچتے ہوئے مسلمانان عالم کو خوشخبری دی کہ :

"خدا تعالیٰ نے اس جادو کو باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے"۔ (فتح اسلام صفحہ ٦)

نیز فرمایا:

"پس ہر ایک کو چاہئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو ان کی غلطی ان پر ظاہر کر دے گا۔........ بلاشبہ یہ بات یقینی اور امور مسلمہ میں سے ہے کہ یہ مہم عظیم اصلاح خلائق کی صرف کاغذوں کے گھوڑے دوڑانے سے روبراہ نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے اسی راہ پر قدم مارنا ضروری ہے جس پر قدیم سے خدا تعالیٰ کے نبی قدم مارتے رہے ہیں"۔ (فتح اسلام صفحہ ۱۲، ۳۲)

اس سلسلہ میں حضرت اقدسؑ نے زبردست انتباہ کرتے ہوئے مزید صراحت فرمائی کہ :

**"بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا یہی تائید دین کے لئے کافی ہے۔ مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے اور اس ہماری ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل کر سکتے ہیں۔** سو انہیں جاننا چاہئے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقات نفسانیہ سے چھوڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اس یقین کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں اور انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اس جگہ کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا۔ بلکہ یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقت میں آسمان سے نازل کرتا ہے۔ اور جو آسمان سے اترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔ سوائے وے لوگو جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو صرف اسمی اور رسمی اسلام پر نازمت کرو اور سچی رفاہیت اور اپنی **حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی انہیں تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کی جاتی ہیں۔ یہ اشغال بنیادی طورپر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہو سکتے ہیں مگر اصل مدعا سے بہت دور ہیں۔** شاید ان تدبیروں سے دماغی چالاکیاں پیدا ہوں یا طبیعت میں پرفنی اور ذہن میں تیزی اور خشک منطق کی مشق حاصل ہو جائے یا عالمیت اور فاضلیت کا خطاب حاصل کر لیا جائے اور شاید مدت دراز کی تحصیل علمی کے بعد اصل مقصود کے کچھ مد بھی ہو سکیں۔ مگر تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود۔ سو جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ........ پس کمال افسوس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رسمی باتوں اور رسمی علوم کی اشاعت کے لئے جوش رکھتے ہو اس کا عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔ تمہاری زندگی اکثر ایسے کاموں کے لئے وقف ہو رہی ہے کہ اول تو وہ کام کسی قسم کا دین سے علاقہ ہی نہیں رکھتے اور اگر ہے بھی تو وہ علاقہ ایک ادنیٰ درجہ کا اور اصل مدعا سے بہت پیچھے رہا ہوا ہے۔ اگر تم میں وہ حواس ہوں اور وہ عقل جو ضروری مطلب پر جا ٹھیرتی ہے تو تم ہرگز آرام نہ کرو جب تک وہ اصل مطلب تمہیں حاصل نہ ہو جائے۔ اے لوگو تم اپنے سچے خداوند خدا اپنے حقیقی خالق اپنے واقعی معبود کی شناخت اور محبت اور اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس جب تک یہ امر جو تمہاری خلقت میں علت غائی سے بین طور پر تم میں ظاہر نہ ہو تب تک تم اپنی حقیقی نجات سے بہت دور ہو۔ اگر تم انصاف سے بات کرو تو تم اپنی اندرونی حالت پر آپ ہی گواہ ہو سکتے ہو کہ بجائے خدا پرستی کے ہر دم دنیا پرستی کا ایک قوی ہیکل بت تمہارے دل کے سامنے ہے جس کو تم ایک ایک سیکنڈ میں ہزار ہزار سجدہ کر رہے ہو"۔

نیز ارشاد فرمایا:

**"تم نے خدا تعالیٰ کے آسمانی سلسلہ کو بہت ہلکا سمجھ رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ذکر کرنے میں بھی تمہاری زبانیں کراہت سے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ اور بڑی رعونت اور ناک چڑھانے کی حالت میں ہجو کا حق ادا کرتی ہیں۔ اور تم بار بار کہتے ہو کہ ہمیں کیونکر یقین آوے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے۔ میں ابھی اس کا جواب دے چکا کہ اس درخت کو اس کے پھلوں سے اور نیّر کی روشنی سے شناخت کرو گے۔ میں نے ایک دفعہ یہ پیغام تمہیں پہنچا دیا ہے۔ اب تمہارے اختیار میں ہے کہ اس کو قبول کرو یا نہ کرو۔ اور میری باتوں کو یاد رکھو یا لوح حافظہ سے بھلا دو۔**

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو
یاد آئیں گے تمہیں میرے سخن میرے بعد"

("فتح اسلام" صفحہ ٦٩ تا ٧٥ طبع اول بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱ تا ۴۴)

ایک صدی قبل سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے آسمانی سلسلہ سے وابستہ جس روحانی انقلاب کی خبر دی تھی آج وہ مسلم اور غیر مسلم دنیا کے مفکرین کے نزدیک بھی افق عالم پر صاف دکھائی دے رہا ہے۔ چنانچہ الحاج ڈاکٹر عبدالوہاب عسکری ایڈیٹر "السلا م البغدادیہ" نے اپنی کتاب "مشاھداتی تحت سماء الشرق" میں جماعت احمدیہ کے عظیم دینی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے :

"و خدماتهم للدين الاسلامي من وجهة التبشير في جميع الاقطار كثيرة . و ان لهم دوائر منتظمة يديرها اساتذه وعلمائه......و هم يجتهدون بكل الوسائل الممكنه لاعلاء كلمة الدين و من اعمالهم الجبارة الفروع التبشيرية والمساجد التى اسسوها في مدن امريكا و افريقيا و اوربا فهى السنة ناطقة مما قاموا و يقومون به من خدمات ولا شك ان للاسلام مستقبل باهر على يدهم"۔

(ترجمہ): دین اسلام کے لئے ان کی تبلیغی خدمات بہت زیادہ ہیں۔ اور ان کے ہاں بہت سے انتظامی شعبے ہیں جنہیں بڑے بڑے ماہرین اور علماء دین چلاتے ہیں۔ اور وہ دین اسلام کی سربلندی کے لئے تمام ممکن ذرائع بروئے کار لاتے ہوئے کوشاں ہیں اور ان کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک عظیم کام یورپ، امریکہ اور افریقہ کے مختلف شہروں میں تبلیغی مراکز اور مساجد کا قیام ہے اور یہ مراکز و مساجد ان کی ان عظیم خدمات کی منہ بولتی تصویر ہیں جو وہ پہلے اور اب بجا لا رہے ہیں اور **اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کے ہاتھوں اسلام کا ایک تابناک مستقبل مقدر ہو چکا ہے۔**

("مشاہداتی تحت سماء الشرق" تالیف الدکتور الحاج عبدالوہاب العسکری صاحب الجریدة السلام البغدادیة مطبوعہ ۱۹۵۱ء مطابق ۱۳۷۰ھ دارالحدیث للطباعة والنشر والتالیف)

اسی طرح امریکہ کی ریاست پنسلوانیہ میں ولکز کالج کے شعبہ فلسفہ کے صدر جناب پروفیسر سٹینکو ایم ووجیکا (Prof. Stankom Vujika) نے انگلستان کے رسالہ "ایسٹرن ورلڈ" (Eastern World) کے شمارہ دسمبر ۱۹۶۱ء میں صفحات ۱٦ تا ۲۰ میں ایک مضمون سپرد قلم کیا جس میں جماعت احمدیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا :

"دنیا کے مختلف حصوں میں ان کے تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ امریکہ کے علاوہ یورپ میں بھی انگلستان، فرانس، اٹلی، سپین، ہالینڈ، جرمنی، ناروے اور سویڈن میں ان کے باقاعدہ مشن ہیں۔ جنوبی امریکہ کے ممالک میں سے یہ لوگ ٹرینیڈاڈ، برازیل اور کاستاریکا میں موجود ہیں۔ اسی طرح ایشیائی ممالک میں سے سیلون، برما، فلپائن، انڈونیشیا، ایران، عراق اور شام میں بھی ان کے مبلغ مصروف کار ہیں۔ افریقی ممالک میں سے مصر، زنجبار، نٹال، سیرالیون، گھانا، نائجیریا، مراکش اور ماریشس میں بھی ان کی جماعتیں قائم ہیں۔........ ایک ایسے وقت میں جبکہ اسلامی دنیا مغرب کی لادینی ثقافت کے زیر اثر آجانے کے باعث ادھر ادھر بھٹک رہی ہے احمدیوں کا دعویٰ یہ ہے کہ ان کی تحریک اسلام کو اس طور پر پیش کرتی ہے کہ جو دنیائے جدید کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ پھر وہ اسلام کی آخری فتح کے بارے میں نہایت درجہ پُراعتماد ہیں۔ ایسی صورت میں احمدیت ان نئی نسلوں کے لئے دلکش اور جاذب نظر ثابت ہو سکتی ہے جو اصلاح حال کے پیش نظر نئے انداز فکر کی تلاش میں سرگردان ہیں"۔ (ترجمہ)

نقشہ عالم پر رونما ہونے والا یہ روحانی انقلاب ہے جو احمدیت کی برکت سے ابھر رہا ہے اس کے بالمقابل دوسری طرف امام الزماں کے آسمانی پیغام سے بے نیازی کے نتیجہ میں دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں مسلمان اور ان کی حکومتیں اور ان کے مذہبی حلقے کس طرح سحر فرنگ کے طوفانوں میں گھر چکے ہیں؟ اور مادیت کے تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں؟ اس کا ایک تازہ ثبوت میامی (فلوریڈا۔ امریکہ) کے ایک عالم دین جناب مفتی سید مستفیض الحسن صاحب کا وہ مضمون بھی ہے جو حال ہی میں نیویارک کے ایک ہفت روزہ میگزین "اردو ٹائمز" (مورخہ ۱۲؍ جون ۱۹۹۷ء) میں "دین کا مستقبل" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ **یہ مضمون ادبی چاشنی اور لسانی کمالات و محاسن کے باوجود مایوسی کی مجسم تصویر اور ناکامی کا مرقع ہے۔** جس کے لفظ لفظ سے نہ صرف اسلام کے مستقبل کے بارے میں انتہائی یاس اور قنوطیت ٹپکتی ہے۔ بلکہ امام الزماں علیہ السلام کے اس نظریہ کی پوری پوری تائید ہوتی ہے کہ اسلام کی ترقی و سربلندی آسمانی جماعت کے بغیر ناممکن ہے اور اس دور کے اسلامی مدارس اور ان کے فارغ التحصیل نام نہاد علماء اور مبلغین سے غلبہ اسلام کی مہم میں کسی قسم کی توقع سراسر عبث اور فضول ہے۔ جناب مفتی مستفیض الحسن صاحب کے اس نہایت درجہ عبرت انگیز مضمون کے بعض اہم اقتباسات ذیل میں ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں :

(۱)...... "دنیا ایک بحرانی دور سے گزر رہی ہے۔ مادیت (Materialism) کا ایک طوفان ہے جو ہر پرانے نظریئے کو بہائے لئے جا رہا ہے۔ اس صورت حال نے دین کے مستقبل کے بارے میں ذہنوں میں شکوک پیدا کر دئے ہیں۔ سیکولرازم (Secularism) کی روزافزوں ترقی اور مقبولیت نے دین کے عقائد کو ایک مسئلہ بنا دیا ہے"۔

(۲)...... "خود مسلم ممالک میں دین کے پیش کئے ہوئے حل سے اپنے مسائل کو سلجھانے کا رجحان ختم ہو گیا ہے اور وہ عملاً سیکولر ہو گئے ہیں۔ دین اب صرف افراد کی نجی زندگی میں اہمیت رکھتا ہے۔ مذہب کے رہنماؤں اور خود مذہب کا اثر گھٹ رہا ہے اور اب خود اہل دین سیکولر راہنماؤں کی رہنمائی قبول کرنے جا رہے ہیں"۔

(۳)...... "جب تک ہم اخلاقی زندگی پر مبنی ایک معاشرہ قائم کر کے دنیا کو اس کی برکتوں سے روشناس نہیں

کروائیں گے، دنیا اخلاقی قدروں کو نہیں مانے گی۔ سچائی کی جیت اسی وقت ہوتی ہے جب وہ دماغ و ذہن سے نکل کر محسوسات کی دنیا میں کوئی معقول شکل اختیار نہ کر لے۔ اور اس کے انکار کرنے والے لوگوں کو بھی اس کے مفید پہلوؤں کے نتائج نظر نہ آنے لگیں"۔

(۴)......"ظاہر ہے کہ یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے اور نہ کسی ایک آدمی کے کرنے کا کام ہے۔ یہ عمل معاشرتی طور پر کیا جائے تو مؤثر ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دینی کاموں کے لئے اجتماعی نظم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے آج دین و مذہب کو ایک مؤثر طاقت بننا ہے تو یہ جماعتی زندگی کے بغیر ممکن نہ ہوگا۔ جماعتی تنظیم اس لئے بھی ضروری ہے کہ سیکولر جماعتوں کے منظم کاموں کا توڑ اجتماعی طور پر کام کر کے ہی کیا جا سکتا ہے۔ نیز موجودہ نظام زندگی میں اقتصادی امور اور دولت کی غلط تقسیم کی وجہ سے عام لوگوں کی مادی سطح اس قدر گر گئی ہے کہ وہ بے چارے اپنی روٹی کپڑے اور رہائش کی فکر میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ اور انہیں فرصت نہیں ملتی کہ وہ زندگی کے اعلیٰ اصولوں اور دینی ضرورتوں کے بارے میں سوچیں۔ بہت کیا تو ایک وقت کی یا جمعہ کی نماز پڑھ لی۔ اور ویک اینڈ (Week-end) پر کوئی جلسہ جلوس ہوا تو اس میں شریک ہو گئے"۔

(۵)......"ذرا سوچئے کہ مسلمان بنیادی طور پر مذہبی ہے مگر روٹی کپڑے کے مسئلے میں الجھا ہے۔ کیونکہ دنیا میں روٹی کپڑا بھی حقیقی ضرورت کی چیزیں ہیں۔ مذہب و اخلاق اگر ان ضروری چیزوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لیں تو مادی ضرورتوں کے محتاج عوام ان سے قطع تعلق کر لیں گے۔ عملاً آج یہی ہو رہا ہے۔ آج ہمارے مدرسوں میں مذہب و اخلاق کے جو طالب علم تربیت پا رہے ہیں وہ فارغ ہو کر اپنی بنیادی ضرورتوں (Basic Needs) کے پورا کرنے کے لئے کیا کریں گے۔ انہیں کچھ معلوم نہیں۔ ان کی مادی زندگی کی یہ بے یقینی دوسرے لوگوں کو مذہب اور اخلاق کی ایسی تربیت سے بیزار کر دیتی ہے جس میں آگے چل کر بھیک کی روٹی آدمی کا مقدر بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو میڈیکل، انجینئرنگ اور کمپیوٹر سائنس کی ٹریننگ دلاتے ہیں، علم دین سیکھنے نہیں بھیجتے۔ علم دین سیکھنے میں تو بے چارے یتیم، مسکین اور غریب لوگ جو حالات کے ستائے ہوئے آتے ہیں۔

اس کے معنی یہ ہیں کہ منتظمین Missionary لوگوں کو یا تو قوم سے پوری حمایت (Support) ملے تو وہ کام کر سکیں گے ورنہ صرف نظریاتی تقریریں ہوتی رہیں گی اور عملاً اسلام کا کوئی عملی روپ سامنے نہ آ سکے گا۔

اگر ہمیں مذہب سے پیار ہے اور ہم دین کے مستقبل کے معمار بننا چاہتے ہیں تو ہمیں زندگی کے ان حقائق پر غور کر کے ایسا دینی نصاب بنانا ہوگا جس میں مبلغین اور علماء کی روزی روٹی کا بھی انتظام ہو اور انہیں وہ فرصت کے لمحے بھی مل سکیں جو تبلیغ دین کے لئے ضروری ہیں۔ ساتھ ہی ہمیں دینی کاموں کے لئے فنڈ (Funds) مہیا کرنے ہونگے۔ فلاحی کام کرنے ہونگے، خدمت خلق (Social Services) کے ادارے قائم کرنے ہونگے۔ علماء اور مبلغین کے احساس کمتری (Inrferiority Complex) کو دور کرنا ہوگا"۔

مندرجہ بالا بیان میں اصل حقیقت پر دبیزی پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش فرمائی گئی ہے۔ حق یہ ہے کہ دینی مدارس سے نکلنے والی فوج "ظفر موج" محض احساس کمتری ہی کی دائمی مریض نہیں۔ مثال کے طور پر مدرسہ دارالعلوم دیوبند کو لیجئے جس کے فرزند آجکل بدقسمتی سے اپنے تئیں "چمنستان ختم نبوت" کا "بلبل" سمجھے ہوئے ہیں اور ہر جگہ "چہک" رہے ہیں۔ اس "شہرہ آفاق دینی درسگاہ" کے تربیت یافتہ طلباء کا اخلاقی کردار کیا ہے؟ اس کا صحیح اندازہ "حضرت شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی" جیسے ثقہ دیوبندی عالم سے بڑھ کر اور کس کو ہو سکتا ہے؟ ۷؍دسمبر ۱۹۴۵ء کا واقعہ ہے کہ علامہ موصوف سے دوران ملاقات "جمعیت علماء ہند" مولوی حسین احمد مدنی اور دوسرے چوٹی کے کانگرسی دیوبندی علماء نے علی گڑھ کالج کے طلباء کے بعض ناشائستہ حرکات کی شکایت کی جس پر علامہ نے فرمایا:

"جن انگریزی خوان طلباء کے رویہ کی آپ شکایت فرما رہے ہیں وہ نہ تو آپ کے مرید ہیں نہ شاگرد۔ نہ انہوں نے کسی دینی ماحول میں تربیت پائی ہے (اور سمجھتے یہ ہیں آپ مسلم قوم کو ہندوئوں کی دائمی غلامی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں) اس کے بالمقابل جو عربی مدارس کے طلباء آپ کے شاگرد، آپ کے مرید اور دینی ماحول بلکہ مرکز دین و اخلاق میں تربیت پانے والے ہیں ذارا دھر بھی تو دیکھئے کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے جو گندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کئے ہیں جن میں ہم کو ابوجہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا آپ حضرات نے اس کا بھی کوئی تدارک کیا تھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت دارالعلوم کے تمام مدرسین، مہتمم اور مفتی سمیت (باستثناء ایک دو کے) بالواسطہ مجھ سے نسبت تلمذ رکھتے تھے۔ دارالعلوم کے طلباء نے میرے قتل تک کے حلف اٹھائے اور وہ فحش اور گندے مضامین میرے درواز ے میں پھینکے کہ اگر ہماری ماں بہنوں کی نظر پڑ جائے تو ہماری آنکھیں شرم سے جھک جاتیں۔ کیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ملامت کا کوئی جملہ کہا۔ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ بہت سے لوگ ان کمینہ حرکات پر خوش ہوتے تھے"۔

(مکالمة الصدرین۔ صفحہ ۳۲، ۳۳۔ مصدقہ و مرقومہ علامہ عثمانی۔ ناشر ہاشمی بک ڈپو لاہور)

اُو خویشتن گم است کرا رہبری کند

☆......☆......☆

## مسیح دوراں کا روح پرور پیغام دنیائے اسلام کے نام

بالآخر یاد رہے کہ گو مادی طاقتوں کے ذرائع جماعت احمدیہ کی نسبت کروڑ گنے زیادہ ہیں لیکن یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے، ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں، زمین اپنی حرکت سے رُک سکتی ہے مگر محمد رسول اللہ ﷺ اور اسلام کی عالمگیر فتح میں اب کوئی روک نہیں بن سکتا۔ (دیباچہ تفسیر القرآن) چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خدا سے علم پا کر اپنے رسالہ "فتح اسلام" میں دین کے مستقبل کی نسبت یہ پر شوکت پیشگوئی فرمائی:

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھودیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خداتعالیٰ اب چاہتا ہے"۔

نیز فرمایا:

"میں آسمان سے اترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے۔ جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دئے گئے ہیں"۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

# نماز میں لذت اور رقّت کے حصول کا طریق

## اور دعا

۲۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کی مجلس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے عرض کی کہ میرا دل آج کل ایسا ہو رہا ہے کہ نماز میں لذت اور رقت پیدا نہیں ہوتی اور نہایت سخت تکلیف میں رہتا ہوں۔ خواہ مخواہ شبہات پیدا ہوتے ہیں اگرچہ ان کو بہت ردّ کرتا ہوں تاہم وساوس پیچھا نہیں چھوڑتے۔ فرمایا:

"یہ بھی خداتعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ انسان ایسے وساوس کا مغلوب نہیں ہوتا۔ یہ بھی ثواب کی حالت ہے۔ نفس کی تین حالتیں ہیں۔ ایک تو نفس امّارہ ہے۔ نفس امّارہ والے کو تو خبر ہی نہیں کہ بدی کیا شئے ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے جو بدی کرتا ہے پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور توبہ کرتا ہے۔ ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے اور اس حالت میں ہونا ایک حد تک ضروری بھی ہے۔ اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس میں بڑے بڑے ثواب ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود بخود نور اور سکینت نازل کرتا ہے۔ خدا کی رحمت کا وقت آتا ہے اور ایک ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور وہ بات ہوا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ تھک نہ جاوے۔ سجدہ میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ بہت پڑھا کرو۔ لیکن یاد رکھو کہ جلد بازی خوفناک ہے۔ اسلام میں انسان کو بہادر بننا چاہئے۔ برسوں کی محنت و مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ بھاگ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۳۴۶، ۳۴۷)

**جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے**

(ارشاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

# خطبہ جمعہ

# آئندہ جماعت کے پھیلنے کا ہماری تربیت کی اہلیت سے تعلق ہے

## اگر اسی طرح ہم اپنی نمازوں کی طرف متوجہ رہے اور تھکے نہ تو بلاشبہ تمام عالم کو ایک نئے دور میں داخل کرنے کی توفیق ہمیں عطا ہوگی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۵/دسمبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۵/فتح ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

گزشتہ جمعہ کے آغاز میں مَیں نے کچھ پاکستان کے حالات حاضرہ پر تبصرہ کیا تھا اور کچھ اندازے پیش کئے تھے جو اندازے دراصل ایک ایمانی کیفیت پر مبنی ہیں مگر ان کے پیش کرنے میں ایک لحاظ سے غلطی ہوئی۔ میں نے اندازہ پیش کیا تھا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ میرے ایمان کا حصہ ہے کہ پاکستان میں جو فسق وفجور اور فساد کا سیلاب بڑھتا چلا جا رہا ہے، اونچا ہو رہا ہے بالآخر اس نے عدالت عظمیٰ کو بھی ڈبو دینا ہے اور ڈبو رہا ہے۔ عدالت عظمیٰ کہنا چاہئے یا عدالت علیاء یعنی سپریم کورٹ۔ اس سلسلے میں مَیں نے یہ اندازہ پیش کیا تھا کہ ممکن ہے کہ اس سیلاب کے نتیجے میں وہ کانسٹی ٹیوشن ہی بہہ جائے جس کانسٹی ٹیوشن نے ظلم وتعدی کا ایک سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ ظاہری لفظوں میں یہ غالبًا نہ کہا ہو مگر مضمون یہی تھا جس سے بہت سے احمدی یہ امید لگا بیٹھے تھے کہ اس مرتبہ وہ کانسٹی ٹیوشن جس نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے رکھا ہے وہ پوری طرح اس سیلاب کی نظر ہو جائے گی۔ یہ اندازہ غلط نکلا اور خدا تعالیٰ کی تقدیر کسی اور طرح ظاہر ہوئی ہے۔

اس سلسلہ میں چند باتیں جن پر میں اصرار کرنا چاہتا ہوں خواہ آپ اسے سر دست پوری ہوتی ہوئی نہ بھی دیکھیں لیکن آئندہ ضرور پوری ہوتی دیکھیں گے وہ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اور موجودہ صورت حال نے جیسے پلٹا کھایا ہے وہ بھی آپ کو بتاتا ہوں۔ خیال یہ تھا کہ عدالت علیاء یعنی سپریم کورٹ جس آئینی بحران کا شکار ہو چکی ہے اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ آئین جس نے عدالت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے وہ آئین بھی اس دور میں ہم سے رخصت ہو اور نیا آئین بنے جس میں انصاف اور تقویٰ پر بناء ہو۔ یہ توقع تھی اور اس توقع کی وجہ ملک کی خیر خواہی ہی تھی کیونکہ میں اب بھی یقین رکھتا ہوں کہ اگر یہ آئین جس کا میں ذکر کر رہا ہوں یہ اسی طرح رہنے دیا گیا اور کوئی اور تبدیلی کا دور ایسا نہ آیا کہ اس آئین کو اٹھا کر ایک طرف پھینک دے تو یہ آئین ملک کو برباد کر دے گا اور اگر یہ آئین توڑا گیا تو بہتر ہے ورنہ یہ آئین ملک کو توڑ دے گا۔ اس لئے آخری بھلائی اور خیر سگالی ملک کی ہے۔ یہ بات ایسی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ یا آئین رہے گا ورنہ اس آئین کو ملک کے توڑنے کی کھلی چھٹی دے دی جائے گی۔ یہ کیسے اور کب ہوگا اللہ بہتر جانتا ہے۔ مگر میرا یہ اندازہ تھا کہ شاید ابھی ارباب حل وعقد کو اتنی ہوش آ چکی ہو کہ وہ دیکھ لیں کہ یہ آئین اب ملک کے کسی کام نہیں آ سکتا۔ ردی کا پرزہ ہے جسے پھاڑ دینا ضروری ہے۔ اور اس آئین کے ساتھ اس ظلم کا بھی پھاڑا جانا ضروری تھا جو جماعت احمدیہ سے وابستہ ہے۔ اس آئین میں جتنی دفعہ بھی تبدیلیوں کی کوشش ہوئی ہے ہر تبدیلی کے وقت انصاف کے اس تقاضے کو بھلا دیا گیا کہ بنیادی طور پر یہ آئین نہ وہ آئین ہے جو قائداعظم چاہتے تھے، نہ وہ آئین ہے جو انصاف اور تقویٰ کا تقاضا چاہتا ہے اور خصوصًا اس آئین میں بار بار جماعت احمدیہ کے بنیادی حقوق کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

یہ وجہ ہے جو میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر یہ قانون یا یہ بنیادی ملک کا قانون جماعتی حقوق کو اسی طرح نظر انداز کرتا رہا اور اس میں مناسب تبدیلیاں نہ لائی گئیں تو پھر یہ قانون خود اس ملک کو چاٹ جائے گا جس ملک نے ہمارے حقوق چاٹے ہوئے ہیں۔ اس میں کسی انسانی کوشش کا کوئی دخل نہیں، کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ اس ملک کے قانون بنانے والوں کا خود اب آئندہ اس میں امتحان ہے کہ وہ ناجائز، غیر منصفانہ قانون کو ملک پر ٹھونسے رکھیں گے یا اسے تبدیل کریں گے۔ یہ پہلو جو ہے یہ درستی کے لائق اس لئے ہے کہ احباب نے میرے خطبے سے کچھ ایسی توقعات وابستہ کر لی تھیں کہ گویا آئندہ جمعے سے پہلے پہلے ملک کو ہوش آ چکی ہوگی۔ لیکن ان کی بدقسمتی کہئے یا خدا تعالیٰ کی تقدیر کہ کچھ مخفی پہلو تھے جو میری نظر میں نہیں تھے جن کی وجہ سے اب اس معاملے میں کچھ تاخیر ہے۔ جو مخفی پہلو تھے ان میں سے ایک بات جو اب سامنے ابھری ہے وہ یہ ہے کہ جو صدر صاحب پہلے گزرے ہیں وہ خود ایک نامنصف صدر تھے اور جماعت اسلامی سے ان کے گہرے مراسم تھے جو شروع سے چل رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قاضی صاحب (مراد جماعت اسلامی کے لیڈر قاضی حسین احمد۔ مرتب) بے وجہ اچھلتے رہے ہیں۔ یعنی پلے میں کچھ ووٹ ہی نہیں تھے، ملک کی حمایت حاصل نہیں تھی لیکن شیخیاں ایسی بگھار رہے تھے کہ گویا سارے ملک پر قبضہ کرنے والے ہیں۔ اور اس آئینی بحران سے پہلے ان کے بیانات سے یوں لگ رہا تھا جیسے آئندہ دو سال کے لئے ملک پر صدر کے طور پر ٹھونس دئے جائیں گے یا وزیر اعلیٰ کے طور پر ٹھونس دئے جائیں گے۔ چنانچہ کراچی میں جو جلسہ ہوا، دوسری جگہ جو انہوں نے بیانات دئے ان سب بیانات میں بچگانہ شوخی پائی جاتی تھی جس کا عقل سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ ایک ایسا جسے قوم بار بار رد کر چکی ہو، بڑے بڑے دعاوی کے باوجود، ٹیلی ویژن کے انتظامات کرنے کے باوجود قوم نے پہلے سے بھی بدتر سلوک کیا ہو اور محض ایک شیخی بگھارنے والے مولوی سے زیادہ اس کو وقعت نہ دی ہو ان کے یہ بڑے اصرار کے ساتھ دعاوی اور اس بحران کے دوران کراچی میں جا کر جلسہ عام میں یہ اعلان کرنا کہ بعید نہیں کہ یہ ملک اب دو سال کے لئے ہمارے سپرد کر دیا جائے۔ دو سال کی مدت کا تصور کیوں آیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ پانچ یا دس سال بھی تو ہو سکتا تھا۔ یہ کوئی اندر کھاتے جس کو کہا جاتا ہے ان کا کوئی معاہدہ صدر مملکت سے تھا اور وہ شروع سے ہی جماعت اسلامی کی حمایت کر رہے ہیں اس لئے بعید نہیں تھا کہ وہ اسمبلی کو محروم کر دیتے یعنی Desolve کر دیتے اور پھر ان کو یہ بہانہ ہاتھ آ جاتا کہ وقتی طور پر، عبوری طور پر دو سال کے لئے ملک جماعت اسلامی کے سپرد کر رہا ہوں اور پھر ان کا خیال یہ تھا کہ جماعت اسلامی جو پر پرزے نکالتی تو اس کے نتیجے میں ہمیشگی کے لئے ان کو ملک پر مسلط کر دیا جاتا لیکن بعید نہیں تھا کہ پر کاٹ دئے جاتے جو جماعت اسلامی نکالتی اور ان کے مسلط ہونے کا سوال ہی کوئی نہیں تھا۔ اگر صدر صاحب یہ کوشش کرتے تو صرف اس صورت میں ممکن تھا کہ فوج ان کی حمایت کرتی اور ان کے ذہن میں یہ بات رچی بسی تھی کہ فوج میری حمایت میں ہے۔ اس بناء پر واقعۃً جماعت اسلامی کو مسلط کیا جا سکتا تھا اگر فوج کی پوری پشت پناہی حاصل ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا ہے جسے ہم بظاہر ایک اپنے لئے مکروہ فعل دیکھ رہے ہیں کہ وہ انقلاب ابھی نہیں آیا کیونکہ اگر وہ انقلاب ابھی آ جاتا اور موجودہ ٹولے کو فوقیت مل جاتی تو یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ ہماری فوج ان کے ساتھ ہوتی اور اگر فوج صدر صاحب کے ساتھ ہوتی تو لازمًا انہوں نے دو سال کے لئے جماعت اسلامی کو مسلط کر دینا تھا۔

پس جس چیز میں ہم اپنی برائی دیکھ رہے ہیں خدا کی تقدیر کی نگاہ میں وہ بھلائی ہے اور اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ کیونکہ یہی تجزیہ جو حالات کا میں پیش کر رہا ہوں کئی پاکستان کے دوسرے دانشوروں نے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بڑی بلاء سے ملک کو بچا لیا ہے۔ مگر کچھ بلائیں ابھی باقی ہیں۔ وہ جو آئینی بحران ہے وہ تو جاری ہے اور آئندہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا یہ اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے لیکن اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ آئینی بحران اسی طرح جاری ہے اور ابھی حل نہیں ہوا۔ بہت سے مقدمات جواب جاری ہوئے ہیں بعض لوگ ان کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ سابقہ چیف جسٹس کو ہٹانے کا یہ اقدام کریں تو اسی

اقدام کے تحت آج جو سپریم کورٹ میں بہت سے جج مسلط ہیں ان کو بھی اسی اقدام کے تابع نکلوادیا جائے۔ یہ جھگڑا، یہ لڑائیاں، یہ فسق و فجور، یہ فساد آپس کے، یہ الزامات کہ کروڑ روپیہ کھا کر ججوں نے اپنے مؤقف کو بدلا ہے یہ اسی طرح فضا میں اچھل رہے ہیں اور پاکستان کا ایک بھیانک تصور باقی دنیا میں پیش کر رہے ہیں۔ ان حالات کو مستقل جاری نہیں رہنا۔ یہ حقیقت ہے اور جاری رہ ہی نہیں سکتے۔ جس ملک میں اس قسم کا فساد ہو آخر کچھ نہ کچھ اس فساد کے نتیجے میں انقلاب آنا چاہئے۔ وہ انقلاب اگر قانون یعنی موجودہ آئین کو بہانہ لے گیا تو پھر وہی بات ہو گی کہ آئین اس ملک کو بہا لے جائے گا۔ یہ فکر ہے جس کے لئے میں جماعت کو بھی متوجہ کرتا ہوں کہ دعاؤں میں اس ملک کو یاد رکھیں۔ اکثر احمدیوں کا وطن نہیں ہے کیونکہ بھاری اکثریت احمدیوں کی اب دوسرے ملکوں میں پیدا ہو چکی ہے۔ لیکن اگر میرا وطن ہے یا ان کا وطن ہے جن کی کوششوں اور قربانیوں سے دراصل ساری دنیا میں احمدیت پھیل رہی ہے تو پھر تمام دنیا کو اس ملک سے اس قدر ہمدردی ہونی چاہئے کہ اسے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور **دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کی بھلائی فرمائے اور ملک کی راہیں اور آئین تبدیل ہو لیکن ملک ہاتھ سے نہ جاتا رہے۔** یہ وہ دعا ہے جس کی طرف میں سمجھتا ہوں کہ توجہ کرنا لازم تھا۔

اور اب میں دعا ہی کے تعلق میں پھر نماز کے مضمون کو شروع کرتا ہوں۔ مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ جماعت کو کس قدر اس مضمون کی ضرورت ہے۔ ابتداء میں میں نے کہا تھا کہ دو تین خطبوں میں یہ بات ختم کر دوں گا لیکن میں حیران رہ گیا ہوں اس کثرت سے خطوط موصول ہوئے ہیں جو پہلے کبھی شاذ کے طور پر آیا کرتے تھے کہ ہماری نمازوں کے لئے دعا کریں۔ سینکڑوں سے زیادہ خطوط مل چکے ہیں شاید ہزار تک وہ تعداد پہنچ گئی ہو۔ لیکن ان حالات میں سے جو لوگ گزر رہے ہیں، ان تجارب سے جو لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں ان کی تعداد یقیناً بہت زیادہ ہو گی کیونکہ خط لکھنے کی صلاحیت کم لوگوں کو ہوا کرتی ہے اپنے جذبات کو کاغذ پر اتارنے کی طاقت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ لیکن جو خطوط آرہے ہیں ان سے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ بہت عرصے تک میری کوتاہی تھی جو میں نے اس مضمون کو اس شدت کے ساتھ نہیں اٹھایا۔ سینکڑوں خاندان ایسے ہیں جو لکھ رہے ہیں کہ ہماری نماز کے متعلق کایا پلٹ گئی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری ساری عمر کی نمازیں ضائع گئی ہیں اب جو مڑ کے دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یونہی نماز کی تصویر کھینچ رہے تھے جن میں جان کوئی نہیں تھی اور وہ لوگ جو نماز کے قریب بھی نہیں جاتے تھے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ سینکڑوں ایسے افراد ہیں جنہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر یہ تسلیم کیا ہے کہ ہم نماز کے قریب بھی نہیں پھٹکتے تھے لیکن ہمارے خاندان نے ایسے سامان پیدا کر دئے ہیں کہ ہمیں آپ کی وہ ویڈیو دیکھنے اور سننے کی توفیق ملی اور اسی وقت ایک دم دل پلٹ گیا، اور اب نمازوں کی طرف توجہ ہے۔ پس یہ وہ بڑی وقت کی ضرورت تھی جو اس جماعت کے پھیلتے ہوئے دور میں انتہائی اہمیت رکھتی تھی۔ جماعت جس تیزی سے پھیل رہی ہے سب دنیا میں وہ معاملہ اب ملینز (Millions) تک جا پہنچا ہے اور بعید نہیں کہ وہ پچاس لاکھ تک اس سال پہنچ جائے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر موجودہ رفتار پچھلے سال سے بڑھ کر ضرور ہے۔ اگرچہ اتنی زیادہ نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ پچاس لاکھ کا ٹارگٹ ہم عبور کر لیں گے۔

یہ اللہ کی شان ہے، اللہ حکمتوں والا ہے وہ جانتا ہے کہ کس حد تک ہم تربیت کے اہل ہوئے ہیں اور **آئندہ جماعت کے پھیلنے کا ہماری تربیت کی اہلیت سے تعلق ہے۔** اگر ہم زیادہ کو سنبھالنے کے اہل ہوئے تو ہمیشہ میری یہی دعا ہے کہ ہماری اہلیت سے زیادہ ہمیں نہ دینا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ دعا ضروری ہے کہ ہماری اہلیت بڑھا دے۔ تو اب سمجھ رہا ہوں کہ نماز کے خطبات کے نتیجے میں جو ایک عالمی انقلاب برپا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے وہ اہلیت بڑھانے کا سامان کیا ہے۔ **اگر اسی طرح ہم اپنی نمازوں کی طرف متوجہ رہے اور تھکے نہ تو بلاشبہ تمام عالم کو ایک نئے دور میں داخل کرنے کی توفیق ہمیں عطا ہو گی اور تمام نئے آنے والوں کی صحیح تربیت کی توفیق عطا ہو گی۔** پس اس پہلو سے میں شاید چند خطبے نماز ہی پر دوں کیونکہ جتنا پھل ان خطبوں کو لگا ہے اس سے پہلے شاید کبھی کسی دور کے خطبوں کو ایسا پھل نصیب نہیں ہوا۔

جن لوگوں کی روحانی کیفیتیں بدل جائیں، جب دل پلٹ جائیں، جب نمازوں کے لئے لوگ الٹ الٹ کر سجدوں میں پڑیں تو اس سے زیادہ اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

"مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آج کل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزہ آنا چاہئے وہ مزہ نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے"۔

یہ وہ احساس ہے جو اب بیدار ہوا ہے۔ پہلے لوگ بیمار تو تھے مگر بیماری کا فکر نہیں کرتے تھے، وہ فکر نہیں جاگا تھا۔ اب بار بار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمازوں کے متعلق اقتباسات پیش کرنے کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ وہ فکر جاگ اٹھا ہے اور بیمار اپنے آپ کو بیمار سمجھنے لگا ہے۔ اگر کوئی بیمار اپنے آپ کو صحت مند سمجھ رہا ہو تو وہ بیماری اس کے لئے جان لیوا بھی ثابت ہو تو اس کو پتہ نہیں چلتا، اندر ہی اندر اسے کھاتی چلی جاتی ہے۔ لیکن بیماری کا احساس پیدا ہونا کہ ہم بیمار ہیں یہی صحت کی طرف اٹھنے والا پہلا قدم ہے۔ دنیا میں تو یہ ہوتا ہے کہ صحت کی طرف بڑھنے کے لئے انسان قدم اٹھاتا تو ہے مگر صحت نصیب نہیں ہوتی۔ بسا اوقات اچھا معالج میسر نہیں آتا، بعض دفعہ اچھے معالج کو صحیح علاج نہیں سوجھتا، بعض دفعہ حالات کے تقاضے، غربت اور دوسرے گھریلو مسائل راہ میں حائل ہو جاتے ہیں۔ ملک ملک کا فرق ہے۔ کسی ملک میں ترقی یافتہ علاج نصیب ہیں، کسی ملک میں نہیں نصیب۔ غرضیکہ بہت سے ایسے عوامل ہیں جو صحت کا احساس بیدار ہونے کے باوجود ایک مریض کو صحت دینے کی راہ میں حائل ہوتے ہیں مگر نظام صحت جس کا روحانیت سے تعلق ہے اس میں ایک بڑی خوشخبری یہ ہے کہ احساس کے بیدار ہونے کا نام ہی صحت ہے۔

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ سوال کیا گیا کہ اگر ہم نماز کے لئے کوشش کریں اور مسلسل کوشش کریں کہ لطف آئے اور مزہ آجائے اور ہمیں پوری طرح روحانی صحت نصیب ہو اور ایسا نہ ہو تو کیا یہ ساری نمازیں ضائع گئیں ؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں۔ یہ ایک جہاد ہے تم یہ جہاد کرتے رہو۔ بہت سے ایسے جہاد کرنے والے ہیں جن کا جہاد بظاہر بے کار جاتا ہے اور وہ فتح کا منہ نہیں دیکھ سکتے لیکن لڑتے چلے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم ان کی زندگی کو بیکار سمجھو گے۔ کیا وہ ایک کامیاب جہاد میں حصہ لینے والے نہیں ہیں۔ پس تم کوشش کرتے رہو اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم اس کوشش سے ہارو نہیں اور ہمتیں توڑ کر نہ بیٹھ رہو تو جس وقت بھی تم پر موت آئے گی تم ایک نمازی لکھے جاؤ گے۔ کیونکہ اللہ کی راہ میں تم نے جہاد سے روگردانی نہیں کی۔ جو مصیبتیں ٹوٹیں، گھر والوں کے بعض دفعہ طعنے بھی سننے پڑتے ہیں کہ اس پاگل کو کیا ہو گیا ہے۔ بعض دفعہ خاوند بیویوں پر ناراض ہوتے ہیں کہ ہر وقت مصلّی لئے بیٹھی ہو۔ یہ درست ہے کہ ہر وقت مصلّی لئے اس وقت نہیں بیٹھنا چاہئے کہ خاوند کے حقوق تلف ہوں مگر بعض بے صبرے بھی ہوتے ہیں جن کو مصلّی برا لگتا ہے۔ تو ایسے طعنے بھی سننے پڑتے ہیں اور ان کے متعلق بھی مجھ سے خطوں میں ذکر ہوتا رہتا ہے۔ بعض بچے اپنے ماں باپ کا شکوہ کر رہے ہیں کہ ہم نے نمازیں شروع کی ہیں تو ان کے مزاج بگڑ گئے ہیں۔ بعض بیویاں اپنے خاوندوں کا، بعض خاوند اپنی بیویوں کے شکوے کر رہے ہیں تو ایک لگن سی لگ گئی ہے۔ ایک آگ سی دلوں میں مشتعل ہو گئی ہے کہ خدا ہمیں توفیق دے تو ہم جیسا کہ نمازوں کا حق ہے وہ حق ادا کرنے کی توفیق پائیں۔ یہ لگن ہی دراصل صحت کی نشانی ہے اور کامیابی کا اعلان ہے۔ اگر یہ لگن جاری رہے اور میری دعا ہے، آپ سب کو بھی میں اس دعا میں اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتا ہوں کہ اب یہ لگن بجھنے میں نہ آئے۔ تو دلوں میں ایک آگ سی لگ گئی ہے کہ ہم اپنے گناہوں کو اس آگ میں بھسم کریں اور خدا کے حضور پاک دل لے کر نمازوں میں حاضر ہوا کریں۔ یہ دعا کریں کہ اب یہ آگ بجھنے میں نہ آئے یہاں تک کہ گناہ بھسم ہو جائیں اور یہی دعائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار جماعت کو دی ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ہمارا قدم کامیابی کی طرف اٹھ رہا ہے اور اس کامیابی نے دنیا کو کامیاب کرنا ہے۔ اس کامیابی نے اس دور میں احمدیت کی فتح کا اعلان کرنا ہے۔ پس نمازوں میں مشغول رہیں اور اس سے مزے اٹھائیں خواہ لذت آئے یا نہ آئے اگر نہ آئے تو اپنے آپ کو بیمار سمجھیں اور اس بیماری کے علاج کی طرف متوجہ ہوں۔

Earlsfield Properties
Landlords & landladies
Guaranteed rent
*your properties are urgently required*
**Tel: 0181-265-6000**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے جو لذت سے انسان کو محروم کر دیتی ہے۔ دنیاوی مائدے اور کھانے سے اس کی مماثلت دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں، "دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے ؟۔ جتنی بھی چیزیں خدا تعالیٰ نے انسان کو ودیعت فرمائی ہیں ان کے ساتھ ایک لذت وابستہ ہے۔ "کیا اس ذائقے اور مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں"۔ یہ زبان خدا نے منہ میں رکھی ہے جس کے اور فوائد کے علاوہ ایک یہ ہے کہ بہت سے مزوں سے زبان کے بغیر انسان لذت یاب نہیں ہو سکتا۔ باہر ایک انتظام ہے اندر اس انتظام کو قبول کرنے کے لئے ایک انتظام مقرر فرمایا گیا ہے۔ حالانکہ کھانے میں مزہ نہ ہوتا تو تب بھی انسان نے زندہ رہنے کے لئے کھانا کھانا ہی تھا مگر کھانے پر ویسی محنت نہ کرتا جیسے اب اس کے مزے کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ اکثر لوگ کھانے پر اس حد تک محنت کرتے ہیں، اس کو اچھا بنانے میں کہ زیادہ خرچ مزے پر ہے اور کم خرچ کھانے کے مادے پر۔ یعنی وہ کھانا جس سے انسان زندہ رہ سکتا ہے اس پر اگر پانچ روپے میں کام بن جائے تو پچاس یا سو خرچ کریں گے یعنی زندہ رہنے کی خواہش کے علاوہ مزے کی خواہش ہے۔ اکثر انسان کو مزے کی خواہش اصل مقصد سے دور بھی لے جایا کرتی ہے اس تجزیہ کا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انسانی زندگی پر مختلف صورتوں میں اطلاق فرمایا ہے۔ یہ بحث میں بعد میں چھیڑوں گا لیکن اس وقت یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمارہے ہیں، "تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے ؟، کیا ذائقہ اور مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں۔ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات، حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا ؟، کیا دل خوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے ؟"

اب یہ روزمرہ کے ہمارے تجارب ہیں لیکن کم ہیں جو غور کرتے ہیں کہ ایک خوبصورت نظارے سے زیادہ ہمیں کیا حاصل ہوا ہے لیکن لذت محسوس ہوئی ہے جس نے خوبصورتی کا شعور پیدا کیا ہے جس نے تناسب اور توازن کا شعور پیدا کیا ہے یا وہ شعور جو دل میں پیدا ہوا وہ اللہ تعالیٰ کے حسن کے احساس کی خاطر تھا اور وہی خالق کا حسن ہے جو تخلیق میں جلوہ گر ہے اور ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کیا حاصل ہوا۔ اپنے گھر میں بیٹھے رہیں کوئی تکلیف نہ اٹھائیں۔ اور مصیبت کر کے، تکلیف اٹھا کر، بوجھ اٹھائے ہوئے بڑے بڑے پہاڑوں پر چڑھائیاں کریں۔ اوپر جا کر آپ کو کیا ملتا ہے ؟۔ خوبصورت نظارے دیکھتے ہیں مگر اس نظارے نے آپ کے جسم یا بدن کو کیا زائد عطا کیا۔ کچھ بھی نہیں، صرف ایک احساس ہے عظمت اور بلندی اور رفعت کا اور وہ احساس اتنا عزیز ہوتا ہے کہ گھر کے سارے آرام انسان اس پر تج دیتا ہے ان کو چھوڑ کر، اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال کر بھی یہ کوشش اور محنت کرتا ہے۔

یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس لئے بیان فرمارہے ہیں کہ یہ بے مقصد نہیں ہے۔ ان ساری چیزوں کا انسانی تخلیق کے آخری مرحلے سے تعلق ہے جس میں انسان کو تمام مخلوقات پر ایک فضیلت دی گئی ہے۔ مگر اگر خدا تعالیٰ یہ بھی فرمائے کہ ہم نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ جن چیزوں کی خاطر اسے پیدا نہیں کیا جاتا وہ تو لذت دیں اور عبادت لذت سے محروم رہے۔ یہ ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے اور ایک ایسی منطقی دلیل ہے جسے توڑا نہیں جا سکتا۔ اگر خدا ہے جیسا کہ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ ہر ادنیٰ چیز جس نے انسان کی ترقی میں حصہ لیا ہے اس میں تو خدا لذت رکھ دے لیکن عبادت کو لذت سے یکلخت محروم کر دے۔

اس دلیل کی بناء پر پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید امور بیان فرماتے ہیں جن پر غور کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیں عبادت کا فلسفہ حقیقت میں سمجھ آسکتا ہے اور لذت کا نہ پانا جو بظاہر عجیب لگتا ہے کہ کیسے نماز میں لذت آئے گی یہ سمجھنا مشکل نہیں رہتا۔ اگرچہ اس کا کرنا آسان نہیں ہوتا مگر اسے کرنے کے لئے اور آخری نتیجہ حاصل کرنے کے لئے جس محنت کی ضرورت ہے ذہن اس محنت کی ضرورت کا قائل ضرور ہو جاتا ہے۔ دل اگرچہ اس محنت پر آمادہ نہ ہو مگر ذہنی صلاحیتیں دل کو مجبور ضرور کر سکتی ہیں کہ اس بات میں حقیقت ہے اس لئے آگے بڑھو اور کوشش کر کے بھی اس اعلیٰ مقام کو حاصل کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے"۔ اب یہ ایک عجیب سا تبصرہ ہے جو دنیا میں اکثر انسانوں کو اپنے تجربے میں درست دکھائی نہیں دیتا۔ بہت بڑے مخلصین دیکھے ہیں ہم نے، جو عبادت بجالاتے ہیں اور باقاعدگی سے عبادت بجالاتے ہیں لیکن وہ زور لگا کر عبادت بجالاتے ہیں اور ان کی عبادتیں محض اس وقت تک زندہ رہتی ہیں جب وہ اپنی ضروریات مانگنے پر زور دیتے ہیں۔ مگر محض عبادت میں لذت ہو یہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں آپ کے صحابہ میں ایسی مثال کثرت سے ملتی تھی کہ جو لوگ عبادت میں اٹک گئے تھے ان لوگوں سے ہم نے مسجدوں کو آباد دیکھا، مسجد مبارک میں بھی، مسجد اقصیٰ میں بھی۔ ان صحابہ کی یاد آتی ہے تو حیرت ہوتی ہے۔ اس وقت سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیوں ان کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے۔ ایک معمولی قلی اور مزدور اور غریب لوگ جن کو باہر کی دنیا میں کمائی کے لئے وقت قربان کرنا پڑتا تھا اس وقت کو خوشی سے قربان کر کے پانچوں وقت مسجد پہنچا کرتے تھے۔ کچھ حلوائی تھے، کچھ مٹھائیاں بیچنے والے یا دودھ بیچنے والے، دہی بیچنے والے، مونگ پھلیاں بیچنے والے ایسے غریب غریب لوگ جو دوڑے ہوئے مسجد میں چلے آتے تھے اور ہر دفعہ ان کو دکان پہ تالے لگانے پڑتے تھے اور بعض ایسے بھی تھے جو بغیر تالوں کے، چونکہ چھابڑیوں میں تجارت کرتے تھے، بے تالوں کے اپنی چھابڑیاں چھوڑ جایا کرتے تھے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے تقویٰ کا معیار بھی اتنا بلند تھا کہ کوئی ان چھابڑیوں کی طرف بری نظر نہیں ڈالتا تھا۔ مٹھائیوں کی دوکانیں خالی پڑی ہوئی ہیں قلاقند سامنے سجی پڑی ہے مجال ہے جو کوئی شخص اسے اٹھانے کی جرأت کرے اور یہ واقعہ ایسا ہے جو میں روزانہ دیکھتا تھا۔ جب بھی اس بازار سے گزر ہو مثلاً سکول آتے یا جاتے اور نماز کا وقت ہو رہا ہو یا ہو چکا ہو تو وہ سجی ہوئی دوکانیں بغیر کسی دوکاندار کے اسی طرح پڑی رہ جاتی تھیں۔ پس کوئی وجہ ہے ان کو لازماً لذت محسوس ہوتی تھی نمازوں میں۔ اگر لذت محسوس نہ ہوتی تو اپنی دنیا کو تج کر اس طرح قربان کر کے وہ مسجدوں کی طرف نہ دوڑتے۔

پس یہ وہ لذت ہے جس سے دوبارہ آشنائی ضروری ہے اور اس آشنائی کے لئے محنت کرنی ہو گی اور الحمدللہ کہ وہ محنت شروع ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ لذت تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔ یہ مقام حاصل کرنے میں ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس مقام کی طرف آپ چلنا شروع ہو گئے ہیں اور یہ بھی ایک بہت بڑا اللہ کا احسان ہے جو ہمیں نصیب ہوا ہے۔ اتنی فکر ضروری ہے۔ اس فکر کے بغیر ہم زندہ رہ ہی نہیں سکتے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے" اگر لذت سے محروم ہے تو دوڑا پھرے گا۔ فرماتے ہیں انسان اپنی زوجیت کے تعلقات سے محروم ہو جاتا ہے تو کس طرح وہ ڈاکٹروں کے پاس دوڑا پھرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض ایسے بھی ہمارے علم میں ہیں جو زوجیت کے فرائض انجام دینے کے قابل نہ تھے اور انہوں نے خودکشی کر لی۔ فرمایا کہ اصل مقصد جس کے لئے یہ لذتیں نصیب ہوتی ہیں وہ اور تھا لیکن لذت اپنی ذات میں مقصد بن گئی اور ان سے محرومی کے نتیجے میں انسان دنیا چھان بیٹھتا ہے، ہر جگہ پہنچتا ہے کسی طرح علاج ہو لیکن نماز جس کی لذت سب لذتوں سے بڑھ کر ہے اس کیلئے فکر مند نہیں ہوتا۔ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سمجھ نہیں آرہی اس لئے کہ آپ ہم سے بہت اونچے ہیں اور بہت اونچائی سے نیچے دیکھنے پر بعض دفعہ نیچے کی باریک باریک


# VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specializing

in

**velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint**

at competitive pricing with best quality.

**BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER**

**Wholsaler,**

**readymade garments producers**

**& converters are welcome**

Please contact:

**Corporate Office,**

**VELTEX INDUSTRIES INC.**

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

حرکتیں سمجھ نہیں آرہی ہوتیں اگرچہ اس مضمون کا فلسفہ آپ سمجھتے ہیں مگر پھر بھی حیرت کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ ہو کیسے سکتا ہے اتنی عظیم لذت اور دنیا کی لذتوں کے لئے انسان مارا مارا پھر رہا ہے کیڑوں کی طرح اپنی زندگی ضائع کر رہا ہے لیکن اس طرف توجہ نہیں۔

فرماتے ہیں "ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کمبخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پا سکتا"۔ اب کمبخت انسان کہہ کر آپ نے اپنے دل کا غبار نکالا ہے۔ واقعۃً دل کا غبار نکالنے کے لئے اس سے بہتر اظہار ممکن نہیں تھا۔ انبیاء گالیاں تو نہیں دیا کرتے مگر کمبخت لفظ میں ایک قسم کا اظہار افسوس بھی ہے اور حقیقت حال بھی ،اس سے بہتر بیان نہیں ہو سکتی۔ کم بخت کا مطلب ہے جس کا نصیب چھوٹا ہے، بدنصیب کوتاہ دست ہے۔ اس اعلیٰ مقام تک ہاتھ پھیلائے بھی تو پہنچ نہیں سکتا۔ اس لئے فرمایا وہ کمبخت انسان ہے اس پر مجھے افسوس آتا ہے۔ پھر فرمایا عبودیت اور ربوبیت کے رشتہ کی حقیقت۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بہت ہی لطیف مضمون چھیڑا ہے جسے دنیا کے جاہل نہیں سمجھ سکتے۔ اور بعضوں نے بہت شوخیاں دکھائی ہیں اس مضمون پر یعنی انسان کو دنیا کی لذتوں میں کھانے کے بعد یا بعض سائیکالوجسٹ کے نزدیک کھانے سے بھی پہلے جنسی تعلقات کی لذت افضل محسوس ہوتی ہے۔ اس کی طرف زیادہ زور سے کھینچے جاتے ہیں۔ فرائیڈ نے یہی نظریہ پیش کر کے ایک پوری نفسیاتی طب کی بنیاد رکھی تھی۔ اگرچہ اس نظریے سے مجھے اختلاف ہے اور بھی بہت سے آج کل سائنس کے یعنی نفسیات کے ماہرین اس سے اختلاف کرنے لگے ہیں لیکن ایک بات اس نے ضرور محسوس کی تھی جو درست ہے وہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ جنسی تعلقات کی لذت دوسرے تمام تعلقات میں ایک غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے اور تمام لذتوں میں سے اگر بالا نہیں تو تقریباً بالا ہے۔

فرماتے ہیں ربوبیت اور بندگی کے رشتے میں بھی ایک ایسا رشتہ ہے جسے کوتاہ عقل لوگ سمجھ نہیں سکتے۔ وہ کہتے ہیں عبادت کا اس جنسی تعلق سے کیا رشتہ ہو سکتا ہے، کیا مماثلت ہو سکتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں لذت تو ایک ہی چیز ہے خواہ وہ کسی چیز کی وجہ سے نصیب ہو بالآخر لذت اپنے تصورات کو پا لینے کا نام ہے۔ اپنے مقاصد کو حاصل کرنا ہی لذت ہے۔ اور اگر آپ مقاصد کو حاصل کرتے ہوئے لذت پاتے رہیں تو کچھ عرصہ کے بعد مقاصد نظر انداز ہو جائیں گے، لذت باقی رہ جائے گی۔ یہ وہ فلسفہ ہے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام علماء اسلام سے بڑھ کر روشنی ڈالی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے سے لے کر آج تک کبھی کسی نے اس گہرائی سے یہ فلسفہ پیش نہیں فرمایا تھا اور جن جاہلوں کو یہ انعام بانٹے گئے یعنی جہاں اور لوگوں کے علاوہ جاہلوں کو بھی یہ انعام بانٹے گئے "نا بجانبہ" وہ تکبر کرتا ہوا، پہلو تہی کرتا ہوا پیچھے ہٹ گیا اور اعراض کیا اس نعمت سے۔

جماعت احمدیہ کو اس کی حقیقت کو سمجھنا چاہئے خواہ وہ شروع میں عجیب لگے لیکن بالکل درست ہے کہ ہر اعلیٰ لذت انسان کی تمنا کے آخری نقطے کے حصول کا نام ہے۔ اگر دنیا میں رہنا اور دنیا میں رہنے کا ذریعہ لذت کا موجب بن جائے تو اسی کا دوسرا نام جنسی لذت ہے۔ انسان جنسی لذت اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اس کا دنیا میں ہمیشہ کے لئے رہنا یعنی اس کی بقا ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے یہ لذت انسان کو عطا فرمائی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ نے یہ لذت نہ عطا کی ہوتی تو کوئی انسان یہ بھیانک تصور کر بھی نہیں سکتا تھا کہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے خلاء ملا کریں۔ وہ پاگل تو نہیں ہو گئے خواہ مخواہ خلاء ملا کریں۔ ایک دوسرے کو جوتیاں ماریں اور دھکے دیں کہ یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم لوگ۔ اور نسل انسانی دنیا سے مٹ جاتی مگر جنسی تعلقات اس کو جاری رکھنے کے ضامن نہ بن سکتے۔ فرمایا یہ بقاء لذت ہے اصل میں، اسے رفتہ رفتہ جنسی لذت سمجھ لیا گیا آخری تجزیہ میں بقاء کی لذت کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا بندہ اپنے رب سے تعلق کی بناء پر ایک دائمی بقاء حاصل کرتا ہے ایسی بقاء جسے دنیا کی بقاء کے مقابل پر وہی نسبت ہے جیسے آسمان کے مقابل پر زمین کو ہو۔ زمین زمین ہی ہے آسمان آسمان ہی ہے۔ پس اس آسمانی تعلق کو لوگ تعجب سے دیکھیں کہ اس کا جنس کے ساتھ کیا رشتہ بنا لیکن نا سمجھ ہیں جو اس تعلق کو نہیں سمجھ سکتے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھول کھول کر بیان فرمایا ہے بقاء کے سوا جنس کی اور کوئی لذت نہیں ہے۔ اور اگر اس بقاء کے خیال کو چھوڑ دو گے تو رفتہ رفتہ یہ لذتیں سب غائب ہو جائیں گی۔ اس کا ایک ثبوت ہم نے اس دنیا میں اس دور میں دیکھا ہے۔ ہم جنس پرست رفتہ رفتہ خدا کی لعنتوں کا شکار ہو رہے ہیں اور مٹائے جا رہے ہیں۔ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں اور معاشرے کو مبتلا کر رہے ہیں جو نسل انسانی کی بیخ کنی کر رہی ہیں اور ان کے مقابلے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ اب یہ آئندہ وقت آئندہ چند سال آپ کو بتائیں گے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی تقدیر ان لوگوں کا صفایا کر رہی ہے جیسے حضرت لوطؑ کے زمانے میں ان بدبخت بستیوں کا صفایا کیا گیا تھا۔

تو ایک مقصد بھی ہے اور ایک مقصد پر نظر رکھنے والا بھی ہے یہ ایک دوسری بات ہے۔ اس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے کہ باطل نہیں ہے۔ جو اس کو باطل سمجھے گا وہ مٹا دیا جائے گا، اس کی ہستی باطل ہو جائے گی۔ پس لذتیں اس لئے عطا کی گئی تھیں کہ ایک مقصد حاصل کرنا تھا۔ مقصد کو بھلا کر لذتوں کی پیروی کرو گے تو اسی کا نام دنیاداری ہے، اسی کو مادیت کہا جاتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے تمہیں ملانے کے لئے تمہاری بقاء اپنی ذات سے ملنے کے ساتھ معلق کر دی ہے۔ اگر تم ربّ کے بندے بنو گے اور بندے کی عبودیت کا ربّ سے تعلق قائم ہو گا تو جتنا یہ تعلق حقیقی ہو گا تمہیں اس کی لذت زیادہ محسوس ہو گی یہاں تک کہ دنیا کی ہر لذت اس کے سامنے حقیر ہو جائے گی۔ یہ وہ مضمون تھا جسے بعض بدبخت مولویوں نے نہ سمجھ کر طرح طرح کی پھبتیاں کسیں اور مذاق اڑاتے رہے، اب بھی اڑاتے ہیں۔ اپنے لٹریچر میں جو اس قسم کی لغویات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے پھیلاتے ہیں کہ گویا نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ میں دنیا کی بیویوں کی طرح اپنے رب کے حضور پیش ہوا۔ اس قدر جاہلانہ حرکت ہے اور ان سے ان جاہلانہ حرکت کے سوا اور کوئی امید ہو بھی نہیں سکتی، ان کی اڑان ہے ہی نہیں۔ ان کو تو آسمان کی طرف چھلانگ لگانا بھی نصیب نہیں۔ یہ دنیا کے کیڑوں کی طرح گندگی چاٹتے رہتے ہیں اور اسی مضمون کو خدا کے پاک بندوں کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ان کو بھول جائیں، ان کی ایذارسانی کی پرواہ نہ کریں لیکن اس عرفان الٰہی پر ہاتھ ماریں اور مضبوطی سے اسے پکڑ لیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے۔ بندے کا ربّ سے تعلق اس کی بقاء کا ضامن ہے۔ اور اگر عارضی دنیا کی بقاء لذت کا موجب ہو سکتی ہے تو اپنے ربّ سے دائمی بقاء کے تعلق میں جو لذت آنی چاہئے اگر وہ نہ آئے تو اپنی فکر کریں یقیناً آپ بیمار ہیں۔ یہ بیماری ہے جس کی طرف مسیح موعود علیہ السلام بار بار توجہ فرماتے ہیں اور متوجہ کرتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا "عورت اور مرد کا جوڑ تو باطل اور عارضی جوڑا ہے" جو میں آپ سے عرض کر رہا ہوں یہی بات ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں۔ عورت اور مرد کا جوڑا ہمارے نزدیک اگر بہت ہی اعلیٰ ہو تو عظیم الشان لذتوں کا حامل ہو سکتا ہے۔

فرمایا "عورت اور مرد کا جوڑ تو باطل اور عارضی جوڑا ہے۔ میں کہتا ہوں حقیقی، ابدی اور لذت مجسم جو جوڑ ہے وہ انسان اور خدا تعالیٰ کا ہے۔ مجھے سخت اضطراب ہوتا اور کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے"۔ اب دیکھیں کیسی عظیم بات ہے جو آپ فرما رہے ہیں اور ایسی بات ہے جو سراسر حقیقت ہے کچھ بھی اس میں مبالغہ نہیں۔ فرماتے ہیں "کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے کہ ایک دن اگر کسی کو روٹی یا کھانے کا مزہ نہ آئے تو طبیب کے پاس جاتا اور کیسی کیسی منتیں اور خوشامدیں کرتا ہے، روپیہ خرچ کرتا، دکھ اٹھاتا ہے کہ وہ مزہ حاصل ہو۔ وہ نامرد جو اپنی بیوی سے لذت حاصل نہیں کر سکتا بعض اوقات گھبرا گھبرا کر خودکشی کے ارادے تک پہنچ جاتا ہے اور اکثر موتیں اس قسم کی ہو جاتی ہیں۔ مگر آہ! وہ مریض دل، وہ نامراد کیوں کوشش نہیں کرتا جس کو عبادت میں لذت نہیں آتی؟"۔

اب مثال دنیا کی دی ہے لیکن اس دنیا کے روحانی پہلو کی طرف توجہ دلائی ہے اور ایک دنیا کا مضمون کس طرح روحانیت کے مضمون میں تبدیل فرما دیا ہے۔ "آہ وہ مریض دل، وہ نامراد کیوں کوشش نہیں کرتا جس کو عبادت میں لذت نہیں آتی۔ اس کی جان کیوں غم سے نڈھال نہیں ہو جاتی۔ دنیا اور اس کی خوشیوں کے لئے کیا کچھ کرتا ہے مگر ابدی اور حقیقی راحتوں کی وہ پیاس اور تڑپ نہیں پاتا۔ کس قدر بے نصیب ہے، کیسا ہی محروم ہے۔ عارضی اور فانی لذتوں کے علاج تلاش کرتا ہے اور پا لیتا ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مستقل اور ابدی لذت کے علاج نہ ہوں؟ ہیں اور ضرور ہیں مگر تلاش حق میں مستقل اور پویہ قدم درکار ہیں"۔ کتنا عظیم الشان اور کتنا حقیقی مضمون ہے۔

فرماتے ہیں جو علاج تلاش کرتا ہے اپنی لذتوں کے کھوئے جانے کو محسوس کرتے ہوئے ان کی تلاش شروع کرتا ہے ان کی کھوج میں مارا مارا پھرتا ہے بسا اوقات وہ اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو


**EURO ENTERPRISES**

Sole agents for EEC, Specializing from China & Far Eastern Markets
(Listed with over 100 manufacturers for distribution rights)

Products in hand available:

1. 16" Standing Fan (U.K./ CE) £=12-00
2. Window type A/C Units £=199-00
3. Solar Caps £=3-25
4. Toys from £=1-00

*Also seeking distributors/wholesalers & sales persons in various markets*

CONTACT: Mr. M.S.Ahmad --175 Merton Road London SW18 5EF
Telephone: 0181-333-7000 Fax: 0181-874-9754

طب کا نظام اور دانشوروں کے مشوروں کی کوئی بھی اہمیت باقی نہ رہتی لازماً وہ پاتا ہے۔ یعنی ہر ایک ان میں سے نہیں پاتا مگر بہت ہیں جو پالیتے ہیں اور اسی وجہ سے دنیا میں بعض علاجوں کی اور بعض معالجین کی شہرت ہوتی ہے۔ کئی دفعہ میں نے ایسے خطوط موصول کئے ہیں۔ آج بھی ایک خط ایک ہندو دوست کا میری نظر سے گزرا جو کینیڈا سے تشریف لائے ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہ بیماری ہے بیگم کو، سب علاج کر کے دیکھے مگر کہیں کوئی فائدہ میسر نہ آیا۔ اب وہاں ایک احمدی دوست نے بتایا ہے کہ اس قسم کی بیماری کا آپ مؤثر علاج کر چکے ہیں تو میں اپنے خاندان کو کینیڈا سے لے کے آیا ہوں اور آپ کے پاس وقت نہیں تو کوئی شکوہ نہیں مگر اگر وقت دے سکیں تو میں ضرور ممنون احسان ہوں گا۔ کیونکہ اور کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ اب دیکھ لیں انسان اپنی حاجت روائی کے لئے کس طرح دربدر کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے۔ کسی سے سن لیا، کسی سے یہ بات اس تک پہنچی کہ کوئی کامیاب معالج ہے یہاں تک کہ بعض عطائی معالج بھی اس وجہ سے روزی کما رہے ہیں جو پیسہ کمانے کی خاطر جان کر اپنی مصنوعی شہرت کو ہوا دیتے ہیں اور اندر سے بات کچھ بھی نہیں نکلتی۔ مگر کبھی کسی مریض کو کوئی تکا لگ گیا، کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اس کے لئے ہر جگہ اتنی شہرت خود پھیلانے کا انتظام کرتے ہیں کہ دور دور سے لوگ ان کے پاس آکر اپنے پیسے ضائع کرتے ہیں۔ لیکن نماز کی لذت کے لئے کبھی کسی نے ایسے سفر کئے ہیں حالانکہ دنیا کی جستجو کامیاب ہوتی ہے تو یہاں دل میں کامیابی کا یقین کیوں نہیں ہے۔ یہ یقین کا فقدان ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عبارت میں توجہ دلائی ہے۔

یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ ابدی لذت کے لئے خدا تعالیٰ نے علاج نہ رکھے ہوں۔ ہیں اور ضرور ہیں مگر تلاش میں مستقل اور پویہ قدم درکار ہیں۔ مستقل تو پتہ لگ گیا لوگ عمر بھر ان علاجوں کی تلاش میں وقت لگاتے ہیں کچھ پا بھی جاتے ہیں، کچھ نہیں بھی پاتے اس لئے استقلال تو ضروری ہے۔ پویہ قدم بہت ہی پیارا محاورہ ہے۔ پویہ قدم درکار ہیں، پویہ قدم سے مراد یہ ہے کہ جیسے گھوڑا ایسی چال چلتا ہے جس چال سے وہ تھکن محسوس نہیں کرتا۔ چلنے سے تھکن محسوس کرتا ہے تیز دوڑنے سے تھکن محسوس کرتا ہے لیکن پویہ قدم جب اٹھاتا ہے تو وہ چال ہلکی بھی ہوتی ہے اور سواروں کو اس کا تجربہ ہے اس پویہ چالی پہ پڑ جائے تو وہ سارا دن بھی چلتا رہے اس کو تھکاوٹ نہیں ہوگی اور چال نرم ہوتی ہے۔ تو اس پویہ لفظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت سی نصیحتیں ہمارے لئے رکھ دی ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے یہ جو فرمایا تھا کہ نیکیوں کے حصول میں نرمی کرو اور ایک دم اتنی محنت نہ کرو کہ تمہارے بدن ٹوٹ جائیں، تمہاری ہمتیں جواب دے جائیں۔ کچھ تھوڑا سا صبح چلو، کچھ دوپہر کو آرام کر لو، کچھ شام کو چلو۔ آخر یہ سفر کامیابی پر منتج ہوگا۔ پس پویہ قدم، اس لئے ضروری لفظ پویہ ہے کہ یہ زندگی بھر کا معاملہ ہے اور نماز اہمیت کے لحاظ سے جتنی بھی اہم ہو اسے افراتفری میں حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی تیز دوڑ کر، بے لگام دوڑ کر آپ اگر کوشش کریں کہ ایک دم نماز کے اعلیٰ مقصد کو حاصل کر لیں، اس پر پنجہ مار لیں تو نامرادی ہوگی اور اس سے دل اور بھی ٹوٹے گا، ہمت اور بھی جواب دے جائے گی۔ اس لئے جماعت کے وہ سب دوست جو اس دور میں داخل ہوئے ہیں ان کو میں اس لفظ پویہ کی طرف متوجہ کر کے نصیحت کر رہا ہوں کہ بے قراری اور بے چینی تو رکھیں دل میں لیکن ایسا اظہار نہ کریں کہ ہفتہ ہو گیا، دس دن گزر گئے، مہینہ ہو گیا ہمیں وہ مل ہی نہیں رہا ابھی تک، جو ملنا چاہئے۔ یہ بے چینی اگر آپ دکھائیں گے تو آپ کو ثبات قدم نصیب نہیں ہو سکتا۔ ثبات قدم پویہ چال سے ہی نصیب ہوگا یعنی صبح بھی کوشش کریں، دوپہر کو بھی، رات کو بھی اور یقین رکھیں کہ اس چلنے سے منزل قریب آرہی ہے اور کسی وقت بھی آپ منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔

پس اگر اس میں صبر اور استقامت دکھائیں گے اور نرمی اختیار کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے عظیم الشان فوائد آپ دیکھیں گے اور اس کا کچھ طریق یہ ہے کہ نماز کے معاملات پر تھوڑا تھوڑا غور ہر نماز میں ضرور کریں۔ میں نے بچوں کی کلاس میں اب نماز کے سبق جاری کئے ہیں اس کے متعلق بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے غیروں کی طرف سے، بعض غیر احمدیوں کی طرف سے بھی بہت ہی اعلیٰ تاثرات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو اردو کلاس سے ایک نعمت مل گئی ہے اور نماز کے متعلق چونکہ بچوں کو سمجھانے میں مجھے محنت کر کے چھوٹی چھوٹی باتیں کرنی پڑتی ہیں جو دلنشین ہو جائیں اور جنہیں چھوٹی عمر کا یعنی موٹا بچہ بھی سمجھ جائے اور بڑا بچہ یعنی غانا کے ہمارے دوست آڈو صاحب بھی سمجھ سکیں اس لئے اس محنت کے دوران اکثر سمجھ جاتے ہیں اور اللہ کے فضل سے بعض ماؤں نے لکھا ہے کہ ہمارے بچے بھی اب سمجھنے لگ گئے ہیں وہ ہمیں بتانے لگے ہیں کہ یہ نماز کا مطلب ہے۔

تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ اس پویہ والے حصے کو بھی آپ لوگ ذہن نشین رکھ کر ساتھ لے کر آگے بڑھیں گے۔ ان کو جو میں نے ترکیب بتائی تھی پرسوں اردو کلاس کو، وہ یہ ترکیب تھی کہ ہر نماز میں ساری نماز پر پورا غور ممکن ہی نہیں ہے۔ اگر آپ پورا غور کرنے کی کوشش کریں گے تو ایک دو نمازوں کے بعد ٹوٹ کر بیٹھ جائیں گے۔ آپ کو کوشش کرنی چاہئے کہ ہر نماز میں نماز کا کوئی حصہ اپنے لئے خالص کر لیں اور اس خاص حصے پر غور کریں۔ مثلاً سورہ فاتحہ اور باقی سب نمازوں کے متعلق میں ان کو بتا چکا ہوں کہ کیسے کیسے غور کریں گے تو کیسے ان کو لذت محسوس ہوگی۔ یک لخت نہیں ہو سکتی۔ کوشش کرنی چاہئے مثلاً ایک نماز میں الحمدلله رب العالمین پر غور شروع کر دیں۔ اب کون بچہ ہے جو رب العالمین کا مضمون نہیں سمجھتا کیونکہ یہ اس کے کھانے کی لذت سے تعلق رکھنے والا ایک مضمون ہے اس سے بہت زیادہ وسیع ہے لیکن کھانے سے تعلق ایک ایسا تعلق ہے جو ہر بچے کو ہے۔ چنانچہ جب ربّ کے متعلق وہ کسی ایک نماز میں غور کریں گے تو بڑی آسانی کے ساتھ ربّ العالمین کے ساتھ ایک تعلق بڑھے گا اور اس کی عظمت کا مضمون دل پر کھلے گا۔ پھر آہستہ آہستہ جب میں نے ان کے کھانے کے حوالے سے باتیں کیں تو چھوٹے سے چھوٹے بچے کا بھی منہ کھل اٹھا کہ اچھا یہ مطلب ہے رب العالمین کا، ہمیں جو کھانا دیتا ہے، مزہ آتا ہے، بیمار ہوں تو مزہ نہیں آتا۔ تو کس کو بلانا ہے یہ باتیں ان کی سمجھ میں آگئیں۔ اگر ان کی سمجھ میں آگئی ہیں تو جو بڑے مخاطب ہیں ان کی سمجھ میں کیوں نہ آئیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس سبق کو آپ خوب ذہن نشین کریں گے اور آئندہ پھر جو بقیہ اقتباسات ہیں وہ اس کے بعد پیش کروں گا۔

☾☾☾.....☾☾☾

سوئٹزرلینڈ میں نومبایعین کے لئے

## تعلیمی و تربیتی کلاس

مسجد محمود زیورک میں البانین نومبایعین کی تعلیم و تربیت کے لئے ۲۸ر دسمبر ۱۹۹۷ء بروز اتوار ایک روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد ہوا جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سات مخلص البانین احباب نے شرکت کی۔ ان البانین احمدی مسلمانوں کو احمدیت کی تاریخ، خلفاء احمدیت، جماعت کے عقائد، مخالفین کے اعتراضات اور ان کے جوابات، احمدیہ جماعت کی خدمات اسلام، ایم ٹی اے کی خدمات، خدمت بنی نوع انسان، اشاعت قرآن اور پاکستان میں حکومتی سطح پر جماعت سے ظالمانہ سلوک اور شہدائے احمدیت کے بارہ میں بتایا گیا

سوال و جواب کی ایک مجلس بھی ہوئی۔ اور محترم شیخ ناصر احمد صاحب، امیر جماعت نے سوالوں کے جواب دیئے۔ حضور ایدہ اللہ کے ساتھ سوال و جواب پر مشتمل ایک مجلس کی ریکارڈنگ بھی دکھائی اور سنائی گئی۔

اس قسم کی اس سے قبل بھی دو تربیتی کلاسز ستمبر و اکتوبر میں ہو چکی ہیں۔ یہ البانین کی تربیت کے لئے تیسری کلاس تھی۔

اسی طرح دیگر افراد جماعت کے لئے ۱۹ر تا ۲۱ر دسمبر ۱۹۹۷ء زیورک میں تربیتی کلاس کا انعقاد ہوا جس میں آخری روز حاضری پونے دو صد تھی۔ ہر دو کلاسز خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہیں۔ اور تمام شرکاء نے ان سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

(رپورٹ: بشیر احمد طاہر۔ سوئٹزرلینڈ)

☆.....☆.....☆

## اعلاناتِ نکاح

مورخہ ۲۷ر دسمبر ۹۷ء کو بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا اور بعد ازاں نکاحوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی:

۱۔ مکرمہ عنبرین کھوکھر صاحبہ بنت مکرم مظفر احمد کھوکھر صاحب سیکرٹری ضیافت یو کے ہمراہ مکرم عتیق احمد لطیف صاحب ابن مکرم عبداللطیف صاحب آف ہنسلو بعوض ساڑھے تین ہزار پاؤنڈز حق مہر۔

۲۔ مکرمہ امۃ المنان لطیف صاحبہ بنت مکرم عبداللطیف صاحب آف ہنسلو ہمراہ مکرم منور احمد صاحب آف جرمنی ابن مکرم عبدالحمید خان صاحب آف کینیڈا بعوض ۱۵ ہزار جرمن مارک حق مہر۔

## تقریب آمین

مورخہ ۲۴ر دسمبر ۹۷ء کو بعد نماز مغرب مسجد فضل لندن میں عزیزہ رضوانہ امۃ السلام احمد بنت مکرم عزیز احمد صاحب آف اسلام آباد (ٹلفورڈ) کی تقریب آمین میں حضور انور نے بچی سے قرآن کریم کی آخری تین سورتیں سنیں۔ اللہ تعالیٰ یہ تقریب مبارک فرمائے اور بچی کے سینہ و دل کو نور قرآن سے منور فرمائے۔ عزیزہ رضوانہ وقف نو میں شامل ہے

☆.....☆.....☆.....☆


**fozman foods**

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

## بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

ممن تشآء ......﴾ کا حوالہ دیا ہے۔ آیت نمبر ۵۵ میں یہود کا حسد، ان کی ذلت اور آنحضرت ﷺ کی فضیلت کا اقرار ہے۔ اللہ کا ملک آنحضرت ﷺ کی ذات میں جلوہ گر ہوا اور یہی یہود کے حسد کا باعث ہوا اور اتنی ذلت سہیڑ لی کہ اپنی فضیلتیں مشرکین کے قدموں میں ڈال دیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایمان اور حسد اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ علامہ قرطبی نے کہا ہے کہ حاسد مغموم رہتا ہے۔ اگر غم سے مراد وہ آگ ہے جو سینے میں کھولتی ہے تو ٹھیک ہے۔ حسد وہ پہلا گناہ ہے جس کی وجہ سے آسمان پر ابلیس نے آدم سے حسد کیا اور زمین پر ہابیل اور قابیل سے حسد تھا۔ روحانی لحاظ سے سب سے بڑا لعین حاسد ابلیس ہوا اور جسمانی طور پر ایک بھائی نے دوسرے بھائی سے حسد کیا۔ اور اسے قتل کر دیا۔ حسد اشتعال پیدا کر دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا حسد بہت قبیح ہے۔ اس سے متنبہ کرتا ہوں دیکھا گیا ہے کہ ورثے کی تقسیم میں والدین کی آنکھیں بند ہوتے ہی بھائی بھائی حسد کرنے لگتے ہیں۔ دعا کریں خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو حسد سے بچائے۔

### سوموار، ۵/ جنوری ۱۹۹۸ء :

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن (نمبر ۵) مسجد فضل لندن سے براڈکاسٹ کیا گیا۔ آج کے درس کا آغاز سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۵ سے ہوا جو کل بھی زیر بحث تھی۔ حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ۱۹۲۰ء میں لکھے ہوئے مضمون کا اقتباس پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ اس وقت بھی وہی حالات تھے جیسے آج کل ہیں۔ بعض مسلمان اپنے رشتہ داروں سے کہتے تھے کہ تم بے شک عیسائی ہو جاؤ لیکن احمدی نہ ہونا۔

اب بھی آپ نے مسلم لیگ کا فیصلہ سن لیا ہے جنہوں نے اعلان کیا ہے کہ لیگ کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں جو آنحضرت ﷺ کو گالیاں دیتے ہیں، عیسیٰ کو برتری دیتے ہیں اور کرشن کو فضیلت دیتے ہیں یہاں تک کہ دہریوں کو بھی دعوت دے رہے ہیں کہ سب آ جاؤ اور ہماری لیگ میں داخل ہو جاؤ لیکن جو احمدی ہیں ان کو اجازت نہیں۔

آیت نمبر ۵۵ میں الناس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے فضل عطا فرمایا۔ اس آیت میں شیعوں کا رد ہے۔ فضل وراثت سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے عطا ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے والد میں کونسی خوبیاں تھیں تو کیا ایک بت پرست کے ورثے سے حضرت ابراہیمؑ کو اتنی فضیلتیں عطا ہوئی تھیں۔ اس لئے شیعوں کا منہ بند کرنے کے لئے یہ آیت کافی ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کو نبوت وراثت میں نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی دعاؤں اور التجاؤں کے نتیجے میں عطا ہوئی تھی، اور ہر حال میں ہونی تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت میں میرے نزدیک اسلام کو بڑا ملک عطا ہونے کی خوشخبری ہے اور آنحضرت ﷺ کو تمام دنیا کی بادشاہت ملنے کی بھی جو اس زمانے میں ہو گی۔ انشاء اللہ

الناس کی مزید بحث فرماتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ الناس سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں کیونکہ بعض دفعہ ایک شخص کے لئے بھی جمع کا لفظ بول دیا جاتا ہے۔ مثلاً انّ ابراھیم کان امۃ ۔

آیت نمبر ۵۶ میں فمنھم من امن بہ میں بہ کے کیا معنی ہیں۔ اس بارہ میں مفسرین کی آراء بتائیں۔ حضور نے اصولاً یہ بتایا کہ میں ساری تفاسیر کے حوالے بیان نہیں کرتا کیونکہ اس میں بہت وقت لگتا ہے۔ صرف چیدہ چیدہ نکات والی تفاسیر کو چن لیتا ہوں تاکہ وہ بزرگان دین جنہوں نے اسلام کی خدمت کی ہے ان کے لئے دعا کی تحریک ہو جائے۔

آیت نمبر ۵۷ میں سوف کا مطلب عنقریب اور یقینی کا ہے یعنی یہ کام ہو کر رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ میں بعد والے معنی کو ترجیح دیتا ہوں۔ اور یہ اُخروی جہنم کا ذکر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آگ میں کھالوں کا جلنا ایک طبعی امر ہے۔ اگر کھال چمٹی رہ جائے تو اندر کے گوشت کو جلانے کے لئے ایک روک بن جاتی ہے اس لئے کھال بدل دی جائے گی تاکہ وہ جلن کا عذاب چکھیں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک متعلقہ اقتباس سنایا۔

آیت نمبر ۵۸ میں ظلاً ظلیلاً کے سلسلہ میں حضور انور نے فرمایا کہ نیک اور اعلیٰ اخلاق سے مزین ساتھیوں کے ساتھ مومن جنت میں سفر جاری رکھے گا اور کبھی بھی نعماء کے دائرے سے باہر نہیں ہو گا۔ امام رازی نے لکھا ہے کہ چونکہ عرب ایک گرم ملک ہے اس لئے عربوں کو خوشگوار سائے کا نقشہ پسند ہو گا جس کے لئے ظلاً ظلیلاً کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بہت محدود معانی ہیں۔ پھر سائبیریا اور مغربی ممالک کے رہنے والوں کا کیا ہو گا؟ اس طرح قرآن کریم پر اعتراض کا موقع پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم کی تفسیر میں احتیاط لازم ہے۔ قرآن مجید عالمی کتاب ہے کسی ایک خطہ کو مخاطب نہیں کرتی۔

### منگل، ۶/ جنوری ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کا درس القرآن (نمبر ۶) ارشاد فرمایا۔ مسجد میں تشریف آوری کے بعد درس کے آغاز سے پہلے حضور انور نے فرمایا کہ آج مولوی دوست محمد صاحب کا خط کل کے درس کے بارے میں موصول ہوا جس میں جماعت کی تاریخ کا ایک مشہور واقعہ درج ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوپاک کے ایک ممتاز عالم، شمس العلماء سید ممتاز علی صاحب کو تحریک شدھی کے دوران خیال آیا کہ جو سب سے زیادہ کامیاب کام کر رہا ہے ان کی مدد کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ تبلیغ کے میدان میں احمدی مبلغ سب سے زیادہ کامیاب ہیں اس لئے تہذیب نسواں رسالے کی بہنیں ایک احمدی مبلغ کا خرچ اپنے ذمے لے لیں۔ اور اسی دوران مولویوں کا ایک خط شائع ہوا ہے کہ احمدیوں کا کفر ملکانہ کے راجپوتوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اس پر حضور انور نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہی یہودیوں والی عادت کا مظاہرہ ہے۔ ان علماء سے جتنے چاہو مسلمانوں کو کافر بنوا لو لیکن کافروں میں سے کسی ایک کو بھی مسلمان نہ بنا سکیں گے۔ اس لئے یہودیوں والا حال اُس وقت بھی چل رہا تھا۔

آیت نمبر ۵۸ میں جنت کی نعماء اور ان کی کیفیت کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں پہلے اَزْوَاج اور پھر مُطَھَّرَۃ پر سیر حاصل بحث کی۔ اور مودودی صاحب کی احمقانہ تفسیر کا نمونہ بھی سنایا۔ اور فرمایا کہ ایسی ایسی نامعقول تفسیروں کو حکومت ضبط نہیں کرتی۔ کرتی ہے تو تفسیر صغیر جیسی نایاب تفسیر کو۔ حضور نے فرمایا کہ جنت میں جنسی تعلقات نہیں ہونگے کیونکہ روحوں کی جنس نہیں لیکن ان کی طرف اشارہ مذکر سے کیا جاتا ہے کیونکہ روح کسی سے مغلوب نہیں ہوتی۔ سب روحیں اپنے مقابل روحانی وجود میں لذت کے سامان پائیں گی۔ لیکن بعض علماء نے ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ وہاں کوئی جانا پسند نہیں کرے گا۔

آیت نمبر ۵۹ میں عدل کا مضمون ہے جو ہر چیز پر حاوی ہے۔ تمام دنیاوی امور اور اسلامی حکومتوں کو چلانے کا ایک ایسا محکم مضمون بیان ہے کہ جس میں کوئی اشتباہ نہیں رکھا اور اسلامی جمہوریت کو بیان کر دیا ہے کہ اس میں کوئی پارٹی بازی نہیں۔ ووٹ عدل کی وجہ سے دو۔ امانتیں اس کے سپرد کرو جو امانت کا بوجھ برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ امام مہدی کے متعلق بھی آیا ہے کہ حَکَماً عَدَلاً ہو گا۔ یعنی ایسا ماہر منصف جس میں غلطی کا شائبہ نہ ہو۔ عدل اسلامی حکومت کی مرکزی حیثیت ہے یہاں تک کہ دشمن سے بھی عدل کرنے کا حکم فرمایا۔

اسی آیت میں یَعِظُکُم کے معنے بتاتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ عام نصیحت نہیں بلکہ ایسی زجر و توبیخ ہے جس سے دل میں رقت اور خوف پیدا ہو۔

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب امانت ضائع ہو جائے تو ساعۃ کا انتظار نہ کرنا۔ ساعۃ سے مراد نمایاں تبدیلیاں ہیں پہلے منفی ساعۃ ظاہر ہوتی ہے یعنی دنیا ظلم و جور سے بھر جاتی ہے۔ فاسق و فاجر دنیا کے حق مارنے والے جب پیدا ہو جائیں تو ساعۃ کا انتظار کرنا۔ جب بھی دنیا ظلم و جور سے بھر جاتی ہے تو اس کے اندر سے ساعۃ پیدا ہو جاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس کو ٹالنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ جسے ووٹ دو تو یہ دیکھ کر کہ وہ عدل کے تقاضے پورے کرتا ہے یا نہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صحیح مسلمان امین ہوتا ہے اور جو حکم دیا جاتا ہے اس کو صحیح نافذ کرتا ہے۔ اس حدیث نے ہمارے لئے کوثر بہا دیا ہے۔ آنحضرتؐ نے اپنا پیغام امانت کے ساتھ پہنچا دیا۔ اگر ہم اسے جاری نہ کریں اور غلطی سے اپنے نفس کی ملونی اس میں شامل کر دیں تو ہم سے پوچھا جائے گا۔ یہ حدیث ہم سب کو ایسا خزانچی بنا رہی ہے جس سے ہم نے آنحضرت ﷺ کے جاری کردہ خزانوں کا حق ادا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرتؐ سے فیض پا کر ان کو عام کر دیا۔

علامہ شوکانی کہتے ہیں: یہ آیت کریمہ اُمّھات آیات میں سے ہے۔ جلیل القدر احکام شریعت پر مشتمل ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ وہ عالم ہیں جنہوں نے مطلب کو خوب سمجھا اور کھل کر بیان کیا۔ ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔ حضور انور نے فرمایا امانت ایک عظیم الشان عمل صالح ہے۔ ہر کام جو مومنین سے متوقع ہے اسے احسن طور پر ادا کرتے ہیں یہ عباد الرحمان کی شان ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ اللہ کا احسان ہے کہ وہ انسان کے اعلیٰ اعمال کو لے لے گا اور بد کو چھوڑ دے گا۔

### بدھ، ۷/ جنوری ۱۹۹۸ء :

آج درس القرآن نمبر ۷ براڈکاسٹ ہوا۔ درس کا آغاز کل کی آیت کے تسلسل میں ہی تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ڈیماکریسی بطور ڈیماکریسی کسی بھی مذہب میں اس طرح زیر بحث نہیں آئی۔ جب ووٹ دینے لگو تو ایسے کو دو جو سچا ہو۔ عوام الناس کے حقوق کی حفاظت کرنے والا ہو، ہمدرد ہو۔ اگر کوئی جمہوریت لوگوں کی خاطر ہے تو وہ قرآنی جمہوریت ہے۔ نظام اسلام اوپر سے نیچے حرکت کرتا ہے اور ڈیماکریسی نیچے سے اوپر اٹھتی ہے۔ جیسے کہ فرمایا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں حقدار کو دیا کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے یہ مضمون اسی طرح کھول کر "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" میں بیان فرما چکے ہیں۔ اللہ کا فضل، حسن اتفاق یا توارد سمجھیں کہ یہ مضمون میرے دل میں جاگزیں ہے اور میرا اقرار اپنی جگہ موجود ہے کہ میں نے یہ کتاب پڑھنے سے پہلے اس مضمون کو اسی طرح سمجھا۔

عہدوں کی طلب کے سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد بتایا کہ اپنے آپ کو اہل نہ سمجھو۔ خدمت کے لئے پیش کر دو اگر اہل سمجھے گئے تو چن لئے جاؤ گے۔ جب کام ہم سپرد کر دیں تو خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے۔ جو خود مانگتا ہے اس کی مدد نہیں ہوتی۔

امام رازیؒ نے امت کے لئے امام اعظم اور حاکم کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے جو عادل ہو۔ حضور نے فرمایا کہ سورۃ الرحمان میرے عدل کی تصویر کی بنیاد ہے۔ متعلقہ آیات کی تفسیر کے دوران حضور نے آئین سٹائن کے Symmetry کے اقرار کی وضاحت فرمائی۔

آیت نمبر ۶۰ کے سلسلے میں حضور نے فرمایا کہ مختلف ملکوں میں رہنے والے لوگوں کے لئے اس آیت کو سمجھنا ضروری ہے۔ امیر کی اطاعت کے سلسلے میں فیصلہ قیامت کو ہو گا۔

### جمعرات، ۸/ جنوری ۱۹۹۸ء :

آج بھی درس القرآن سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۰ پر جاری رہا۔ حضور انور نے لفظ تأویل کے لغوی معنی بتانے کے بعد فرمایا کہ میں کئی ایسی آیات جانتا ہوں جو محکمات میں سے ہیں لیکن ابھی ان کی تأویل سمجھی نہیں جا سکی کیونکہ اس زمانے میں تأویل سمجھی جا سکتی ہی نہ تھی۔ مثلاً "تَحسَبُھُم جَامِدَۃً وَھِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحاب". اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے سمجھا دیا تھا مگر اور کوئی سمجھ نہیں سکتا تھا۔ مثلاً جنت اور جہنم کی کیفیت کو سمجھنے کے لئے dimensions اور Waves کے علم جاننے کی ضرورت تھی۔ آنحضرتؐ لوگوں کے سامنے بیان اس لئے نہ کرتے تھے کہ وہ بھٹک نہ جائیں۔ اوپر والی آیت میں زمین کی گردش کا مضمون بیان کرنے کے لئے اس سے زیادہ بہتر مثال نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ زمانہ پیچھے تھا اس لئے تأویل ابھی نہیں آئی تھی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گرانقدر اقوال حاکم کے بارے میں پڑھ کر سنائے۔ حضور نے فرمایا اگر حاکم ظالم ہو تو اسے برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی اصلاح کرو۔ خدا ظالم حاکم کو بدل دے گا۔ ہر انسان حاکم کو اپنے حالات کے مطابق ظالم سمجھ سکتا ہے لیکن یہ امکان موجود ہے کہ اس کا فیصلہ درست ہو۔ یہ بہت ہی اعلیٰ درجہ کا اشارہ ہے۔ "رُدُّوہُ اِلی اللہ وَالرَّسول" بہت ہی عظیم الشان نصیحت ہے یعنی حاکم کے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

**مسائل رمضان (۵)**

# رمضان المبارک کا آخری عشرہ

عبدالماجد طاہر ۔ لندن

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ (رمضان کے) آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے اور اپنی رات کو (عبادت میں شب بیداری سے) زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔

(بخاری کتاب الصوم)

جب کسی پیاری چیز کے الوداع ہونے کا وقت آتا ہے تو بے اختیار جذبات محبت جوش مارتے ہیں۔ کچھ یہی کیفیت ہمارے آقا سید و مولیٰ آنحضرت ﷺ کی رمضان کی رخصتی پر ہوتی تھی جب روحانیت کی بہار اپنی رونق دکھا کر رخصت ہونے کو آتی تو آپ ان آخری ایام میں کمر کس لیتے اور برکات رمضان کے حصول میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔

☆...... حضرت عائشہؓ کی ہی دوسری روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادات میں جتنی کوشش اور محنت اور مجاہدہ فرماتے تھے وہ جدوجہد اس کے علاوہ ایام میں کبھی نہیں دیکھی گئی۔ (ابن ماجہ)

معلوم ہوتا ہے ایک تو حضور ﷺ رمضان کی رخصتی کے اس خیال سے کہ پھر یہ پیارا برکتوں والا مہینہ سال بعد آئے گا پوری ہمت اور طاقت خرچ کر کے ان برکتوں کو حاصل کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان آخری ایام میں جو خاص برکات رکھی گئی ہیں ان کا حصول بھی مقصود ہوتا تھا۔

آخری عشرہ میں آنحضور ﷺ اعتکاف بھی فرماتے تھے۔ اور لیلۃ القدر کی تلاش میں راتیں بھی زندہ کرتے تھے۔

## آنسوؤں اور دعاؤں کی آبشاریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جب رمضان آخر پر آتا ہے تو اس کی کیفیت ایسی ہوتی ہے جیسے آبشار کے قریب پانی کے بہاؤ کی ہوتی ہے۔ اس میں ایک روانی اور تیزی آجاتی ہے اور رمضان کے آخری دس دن تو انسان کو بہالے جاتے ہیں۔ آنسوؤں کی آبشاریں بھی جاری ہوتی ہیں جو دلوں سے پھوٹتی ہیں"۔

فرمایا: "جو دن باقی ہیں ان کا حق ادا کریں اور ان کو س طرح اپنالیں کہ آپ کو ان دنوں سے پیار ہونے لگے اور ہ دن آپ کو ایسا اپنالیں کہ وہ اپنی برکتیں آپ کے ساتھ چھوڑ جائیں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ر فروری ۱۹۹۶ء)

☆...... پھر آپ فرماتے ہیں:

"جوں جوں رمضان آگے بڑھتا ہے، بھیگنا شروع وتا ہے، جب اختتام اور عید کے قریب پہنچنے لگتا ہے تو نسوؤں سے بھیگتا ہے۔ جتنا زیادہ آپ رمضان میں آگے ڈھتے ہیں اتنا زیادہ یہ نمدار ہوتا چلا جاتا ہے............ بھیگتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت میں ایک خاص چمک پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک گہرا تعلق انسان محسوس کرنے لگتا ہے کہ بعض دفعہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہی میری زندگی کا آخری دن ہوتا تو بہتر تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے خاص رحمت و پیار کے جلوے نصیب ہوتے ہیں اور یہ جو رحمت کا چھینٹا ہے یہ عام ہے کسی اور مہینے میں اس کثرت کے ساتھ خدا کی رحمت کے ایسے چھینٹے نہیں پھینکے جاتے جو دنیا کے ہر کونے اور ملک میں برس رہے ہوں اور جس کسی پر بھی پڑیں اسے خوش نصیب بنادیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ر اپریل ۱۹۸۸ء)

☆...... رمضان المبارک کے اس آخری عشرہ کی ایک اور برکت آنحضور ﷺ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ:

"رمضان کی آخری رات میں میری امت کی مغفرت ہوتی ہے۔ آپؐ سے پوچھا گیا اے خدا کے رسول کیا رمضان کی آخری رات لیلۃ القدر ہوتی ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ عمل کرنے والا جب عمل سے فارغ ہوتا ہے تو اس وقت اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے" (اور یہ مغفرت کا اجر ہے)

(مسند احمد بن حنبل)

رمضان کی عبادات اور اعمال سے فراغت پر ان مومن بندوں کو آخری رات اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت عطا فرماتا ہے جو آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی عبادات میں محنت اور مجاہدہ فرماتے ہیں اور اپنی راتوں کو اللہ کی یاد سے زندہ کرتے ہیں۔

پس کتنے مبارک ہیں وہ روزہ دار اور رمضان کی عبادات بجالانے والے جن کو جلد ہی ان کا اجر دے دیا جاتا ہے۔

## اعتکاف اور اس کے مسائل

اعتکاف کے لغوی معنی کسی جگہ میں بند ہو جانے یا ٹھہرے رہنے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں "اللبث فی المسجد مع الصوم ونیۃالاعتکاف" یعنی عبادت کی نیت سے روزہ رکھ کر مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔

روزہ کی طرح اعتکاف کا بھی وجود دیگر مذاہب میں ملتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

" وعھدنا الی ابراھیم واسمٰعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود"

(البقرہ: ۱۲۶)

ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر (خانہ کعبہ) کو طواف کرنے اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک اور صاف رکھو۔

☆...... آنحضرت ﷺ کا بعثت سے قبل کے ایام میں دنیوی اشغال سے فارغ ہو کر غار حرا میں یاد خداوندی میں مشغول رہنا بھی ایک رنگ میں اعتکاف ہی تھا۔ اعتکاف انسان جب چاہے اور جس دن چاہے بیٹھ سکتا ہے لیکن رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا مسنون ہے۔

☆...... آنحضرت ﷺ کے اعتکاف کے بارے میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ:

"آنحضرت ﷺ کا اپنی وفات تک یہ معمول رہا کہ آپؐ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ آپؐ کی وفات کے بعد آپ کی ازواج مطہرات بھی اس سنت کی پیروی کرتی رہیں"۔ (صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف باب اعتکاف العشر الاواخر)

☆...... آنحضرت ﷺ لیلۃ القدر کی تلاش کرنے والوں کو رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ "مجھے بتایا گیا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے۔ تم میں سے جو شخص اعتکاف بیٹھنا چاہے وہ اس عشرہ میں بیٹھے۔ چنانچہ صحابہؓ آپؐ کے ساتھ آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے۔

## اعتکاف کتنے دن بیٹھنا چاہئے

اعتکاف کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں۔ یہ بیٹھنے والے کی مرضی پر منحصر ہے، جتنے دن بیٹھنا چاہے بیٹھے۔ تاہم مسنون اعتکاف جو آنحضرت ﷺ کے طرز عمل سے ثابت ہے یہ ہے کہ کم از کم دس دن کا ہو۔ حدیث میں ہے:

" حضور ﷺ ہمیشہ ماہ رمضان میں دس دن اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ البتہ جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپؐ ۲۰ دن کا اعتکاف بیٹھے"۔

## اعتکاف کب شروع ہوگا

اعتکاف بیس رمضان کی نماز فجر سے شروع کرنا چاہئے کیونکہ آنحضرت ﷺ کے بارے میں واضح طور پر موجود ہے کہ آپ دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور دس دن اسی صورت میں مکمل ہوتے ہیں جبکہ ۲۰ رمضان کی صبح کو اعتکاف میں بیٹھا جائے۔ اور عید کا چاند نظر آنے پر معتکف کا اعتکاف مکمل ہو جاتا ہے۔

☆...... آنحضرت ﷺ نماز فجر کے بعد اپنے مُعتکف میں قیام پذیر ہو جاتے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے: "رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنے مُعتکف میں جو اس غرض کے لئے تیار کیا جاتا چلے جایا کرتے تھے"۔

☆...... حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"اعتکاف بیسویں کی صبح کو بیٹھتے ہیں۔ کبھی دس دن ہو جاتے ہیں اور کبھی گیارہ"۔ (الفضل ۲ر نومبر ۱۹۱۲ء)

## اعتکاف کس جگہ پر کیا جاسکتا ہے

اعتکاف کے لئے موزوں اور مناسب جگہ جامع مسجد ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ذکر ہے:

"و اَنتم عاکفونَ فی المساجد"

کیونکہ مساجد ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں اور احادیث میں مسجد میں ہی اعتکاف بیٹھنے کی تاکید ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

"لااعتکاف الّا فی مسجد جامع"

(ابوداؤد کتاب الاعتکاف باب المعتکف یعود المریض)

ہمارے آئمہ اس رائے پر متفق ہیں کہ اعتکاف ایسی مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں باجماعت نماز ہوتی ہو۔ گو مجبوری کی بناء پر مسجد کے باہر بھی اعتکاف ہو سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"مسجد سے باہر اعتکاف ہو سکتا ہے مگر مسجد والا ثواب نہیں مل سکتا۔ جب باقاعدہ عام مسجد میسر نہ آئے مثلاً کہیں اکیلا احمدی رہتا ہے یا مقامی جماعت کے افراد کسی دوست کے گھر میں نماز ادا کرتے ہیں تو ایسی صورت میں اپنے گھر میں ایسی جگہ جو نماز کے لئے عام طور پر مخصوص کرلی گئی ہو اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں۔ مجبوری کی حالت کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہ بندے کی نیت کے مطابق اعمال کا ثواب دیتا ہے۔

عورت بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے لیکن اگر کسی جگہ مسجد نہیں یا مسجد میں عورت کی رہائش کا معقول اور مناسب انتظام نہیں تو گھر میں نماز کے لئے ایک الگ جگہ مخصوص کر کے وہاں اعتکاف بیٹھنا اس کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ اعتکاف کے دوران اگر عورت کے مخصوص ایام شروع ہو جائیں تو وہ اعتکاف ترک کر دے۔ اس حالت میں اس کا مسجد میں رہنا درست نہیں ہوگا۔

## کیا اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے؟

عام حالات میں اعتکاف کے لئے روزہ ضروری شرط ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ روزہ کے بغیر اعتکاف درست نہیں۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں "لا اعتکاف الابالصوم" کہ روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہے۔ آیت کریمہ "ثم اتمّوا الصّیام الی الیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد" کا انداز بیان بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ تصریح کہیں نہیں ملتی کہ آنحضرت ﷺ یا آپؐ کے صحابہ کبھی روزہ کے بغیر اعتکاف بیٹھے ہوں۔ صحابہؓ میں سے حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ اور آئمہ میں سے امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ امام اوزاعیؒ کا یہی مسلک ہے کہ اعتکاف کے لئے روزہ ضروری ہے۔

## مُعتکِف کن ضروریات کے لئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے

معتکف کے لئے حوائج ضروریہ کے علاوہ کسی اور وجہ سے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں۔

☆...... حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اعتکاف کی حالت میں سوائے انسانی حاجت کے گھر میں نہیں آتے تھے۔ (یہ امر یاد رہے کہ آنحضرت ﷺ کا گھر مسجد کے ساتھ ملحق تھا)۔

☆...... کلی انقطاع اعتکاف کا اعلیٰ درجہ ہے۔ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ سنت یعنی آنحضرت ﷺ کے طریق کی متابعت یہ ہے کہ معتکف مسجد سے باہر نہ نکلے۔ نہ بیمار کی عیادت کے لئے اور نہ ہی جنازہ میں شامل ہونے کے لئے۔ ہاں حوائج ضروریہ کے لئے باہر جا سکتا ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الصیام، باب المعتکف یعود المریض)

انسانی حاجت سے مراد کیا ہے؟ اس کا ایک مفہوم بیت الخلاء جانا ہے۔ اس مفہوم پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ یہ ایسی ضرورت ہے جس کے لئے مسجد سے باہر آنا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر محلہ کی مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہے تو جمعہ پڑھنے کے لئے جامع مسجد جانے کی بھی اجازت ہے اور اسے بھی حاجت انسانی سمجھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ باقی ضروریات مثلاً درس القرآن یا اجتماعی دعا میں شامل ہونے، کھانا کھانے، نماز جنازہ پڑھنے، کسی عزیز کی بیمار پرسی کرنے یا کسی کی مشایعت کے لئے باہر آنے کی اجازت میں اختلاف ہے۔ اکثر ان اغراض کے لئے مسجد سے باہر آنے کو جائز نہیں سمجھتے اور اعتکاف کی روح بھی اس امر کی متقاضی ہے کہ ان ثانوی اغراض کے لئے معتکف مسجد سے باہر نہ آئے بلکہ کلی انقطاع کی کیفیت اپنے اوپر وارد کرنے کی کوشش کرے اور اس قسم کی ترغیبات اور خواہشات کی قربانی دینے کا اپنے

کی ترغیبات اور خواہشات کی قربانی دینے کا اپنے آپ کو عادی بنائے۔

تاہم بعض فقہاء نے کہا ہے کہ حوائج ضروریہ میں کچھ وسعت ہے۔ بعض اور ضرورتوں کے لئے معتکف مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔ بعض روایات سے بھی اشارۃً اس کی تائید ہوتی ہے کہ انسان کسی اور ضرورت کے پیش نظر بھی مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔ مثلاً ایک بار حضرت صفیہؓ رات کو آپ سے ملنے گئیں اور دیر تک باتیں کرتی رہیں اور جب واپس ہوئیں تو آپؐ انہیں گھر تک پہنچانے آئے حالانکہ یہ گھر مسجد سے کافی دور تھا۔

(ابوداؤد، باب المعتكف يدخل البيت لحاجة)

☆......حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں :

"جب بھی قضائے حاجت کے لئے گھر آتی اور گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو چلتے چلتے اس کی طبیعت پوچھ لیتی"۔

(ابن ماجه،كتاب الصوم باب فى المعتكف يعودالمريض)

☆......حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیادت مریض کے جواز کے بارہ میں جو لکھا ہے اسکا بھی غالباً یہی مطلب ہے کہ ایسے رنگ میں عیادت جائز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ معتکف اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں۔ تو آپؑ نے فرمایا : "سخت ضرورت کے وقت کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروریہ کے واسطے باہر جاسکتا ہے" (بدر ۲۱؍ فروری ۱۹۰۷ء)

بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ انسان کو ان کے کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن اگر ان کو کیا جائے تو پھر ضروری شرائط کے ساتھ ان کی بجا آوری مشروط ہے۔ اعتکاف کا بھی یہی حال ہے۔ آپ چاہیں تو اعتکاف بیٹھیں اور چاہیں تو اپنے حالات کے پیش نظر ترک کریں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ مسنون اعتکاف کی نیت سے اعتکاف بھی بیٹھیں اور پھر اپنی مرضی کو بھی اس میں دخل انداز ہونے دیں۔

پس مسنون اعتکاف وہی ہے جو آنحضرت ﷺ کے طریق کے مطابق ہو اور جو حدیثوں سے ثابت ہو اور وہ یہ ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ آپؐ مسجد میں روزہ سے گزارتے اور حوائج ضروریہ کے علاوہ باقی کسی ضرورت سے مسجد سے باہر نہ آتے۔

## ماہ رمضان اور صدقات

رمضان میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا بہت ثواب ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں خرچ کرنے میں بخل نہ کیا کرو بلکہ اپنے نان و نفقہ پر بھی خرچ کیا کرو کیونکہ اس مہینہ میں تمہارے اپنے نان و نفقہ کا ثواب بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے برابر ہے۔ کیونکہ اس خرچ سے بھی انسان سحری اور افطاری کا انتظام کرتا ہے۔ اور یہ خرچ بھی عبادت پر ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا بھی ثواب رکھا ہے۔ حدیث میں ہے کہ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے اور نفلی صدقہ کرنے والے کو فرض کے برابر ثواب ملتا ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے افضل اور بہترین صدقہ وہ ہے جو رمضان میں خیرات کیا جائے۔ (ترمذی)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ "رسول کریمؐ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپؐ کی سخاوت اور بھی زیادہ ہوتی تھی جب حضرت جبرئیلؑ آپؐ سے ملاقات کرنے آتے اور قرآن کریم کا دور کرتے تھے رسول کریمؐ ان دنوں تیز آندھیوں سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے"۔

☆......حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے جب بھی کسی نے کچھ مانگا تو آپؐ نے اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا بلکہ اسے کچھ عطا فرمایا۔

"ایک دفعہ ایک شخص آیا تو آپؐ نے دو پہاڑوں کے درمیان وادی میں بکریوں کا پورا ریوڑ اس کے حوالے کر دیا۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور جا کر کہا کہ اے میری قوم اسلام قبول کر لو محمدؐ اتنا دیتے ہیں کہ فقر و غربت کا ان کو خوف ہی نہیں۔ (صحیح مسلم)

☆......ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ آنحضور ﷺ ایک نیا جبہ پہن کر ایک مجلس میں تشریف لائے۔ ایک صحابی نے وہ جبہ آپؐ سے مانگ لیا۔ آپؐ نے اسے دے دیا۔

☆......حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی حضور سے مانگا گیا یا کوئی سوال کیا گیا آپؐ نے کبھی جواب میں "لا" نہیں فرمایا۔ یعنی کبھی آپؐ کی زبان سے "نہ" نہیں نکلی۔

(صحیح بخاری)

## صدقۃ الفطر اور اس کے مسائل

زکوٰۃ الفطر یا صدقۃ الفطر کے لئے ہمارے ہاں فطرانہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ ہر مسلمان چھوٹے بڑے پر واجب ہے حتیٰ کہ جو بچہ عید کے روز نماز عید سے پہلے پیدا ہوا اس کی طرف سے بھی ادا کیا جائے۔

☆......آنحضرت ﷺ نے فطرانہ کی حکمت بھی بیان کی اور فرمایا کہ صدقۃ الفطر روزدار کو لغو اور گندی چیزوں سے پاک کرنے کا ذریعہ ہے اور مساکین کے لئے کھانے کا سامان مہیا کرتا ہے۔ جو شخص نماز عید سے قبل اسے ادا کر دے تو اس کا صدقۃ الفطر یا فطرانہ قبول ہوتا ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو وہ عام صدقہ ہوگا، فطرانہ شمار نہ ہوگا۔

(ابو داؤد)

یعنی جس طرح انسان کے گناہوں کے ازالہ کا ایک ذریعہ استغفار اور نوافل اور دوسری عبادات ہیں اسی طرح صدقہ ردّ بلا کا ذریعہ بھی ہے اور گناہوں کا کفارہ بھی کرتا ہے۔ اس لئے حضورؐ نے ایک حکمت تو یہ بیان فرمائی کہ روزہ میں انسان سے جو کوتاہی رہ جائے صدقۃ الفطر گویا اس کی تلافی کا ذریعہ ہے۔

دوسری حکمت یہ بیان فرمائی کہ غریب مسکین لوگ جن کے پاس عید کے اخراجات کے لئے کچھ رقم نہیں ہوتی انہیں عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کا ذریعہ ہے اسی لئے فرمایا کہ صدقۃ الفطر عید سے پہلے ادا کیا جائے۔

## فطرانہ کب ادا کیا جائے؟

صدقۃ الفطر رمضان کے داخل ہونے سے ہی واجب ہو جاتا ہے تاہم اس کی ادائیگی عید کی نماز سے قبل یکم شوال تک ضروری ہے۔ بہتر یہی سمجھا جاتا ہے کہ غرباء کو عید کی تیاری کے لئے پہلے فطرانہ دے دیا جائے تاکہ وہ عید کی خوشیوں میں برابر کے شریک ہو سکیں۔

حضرت ابن عمرؓ کے متعلق آتا ہے کہ آپ عید سے ایک یا دو دن قبل فطرانہ ادا فرماتے تھے۔

## فطرانہ کی شرح کیا ہے؟

فطرانہ کے طور پر ہر کس یا فرد پر ایک صاع کھجور یا ان کے برابر قیمت ادا کرنی مقرر ہے۔ صاع عربوں میں ماپ کا ایک پیمانہ ہے جس میں دو (۲) رِطل ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک صاع میں کل آٹھ پاؤنڈ ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا جَو ہر آزاد و غلام، ہر مرد و عورت اور ہر چھوٹے بڑے مسلمان پر فرض فرمایا تھا۔ اور حکم دیا تھا کہ لوگوں کے عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے یہ ادا کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ جو، کھجور، منقہ وغیرہ کا ایک صاع صدقۃ الفطر میں ہر کس کی طرف سے دیا جاتا تھا۔

حالات کے مطابق گندم کی جو قیمت ہو اس لحاظ سے ایک صاع یعنی قریباً دو سیر گندم کی قیمت کا اندازہ کر کے رقم معین کر دی جاتی ہے۔ اور اس کی ادائیگی کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ جیسے یہاں برطانیہ میں فطرانہ کی شرح فی کس ڈیڑھ پاؤنڈ سٹرلنگ مقرر کی گئی ہے۔

☆......☆......☆

بقیہ: مختصرات از صفحہ نمبر ۱۰

فیصلے کو اللہ اور رسول پر انطباق کر کے دیکھو اور اصلاح کی گنجائش ہے تو کرو۔ کیسا عمدہ حل ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر جو لے لیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ محض خلافت کا فیض ہے کہ مجھے آگاہی بخشی جاتی ہے کیونکہ میں نے آپ کی راہنمائی کرنی ہے۔ میں خلافت کی برکات کا ذکر کر رہا ہوں نہ کہ نفس کی بڑائی کی خاطر۔ اُولی الأمرِ مِنکُم سے مسلمان حاکم مراد نہیں ہے۔ حضور نے عربی قواعد کی تفصیل بتائیں کہ منکم سے مراد یہاں تمہارا حاکم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اولوالامر سے مراد روحانی اور جسمانی بادشاہ خواہ اسکا کوئی بھی دین ہو وہ گویا ہم میں سے ہی ہے۔ مگر حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانے میں پاکستان میں حاکم نے فیصلہ دیا ہے کہ احمدی کے لئے نماز پڑھنا اور لا اله الا الله کہنا حرام ہے لیکن اس میں ہم نے ان کی اطاعت نہیں کی۔ کوئی بھی احمدی ایسا نہیں جس نے تلوار لٹکتی دیکھی اور لا اله الا الله نہ کہا ہو۔ وہ اعتراض یہ لگاتے ہیں کہ احمدی صرف منہ سے لا اله الا الله کہتے ہیں دل سے نہیں کہتے۔ پاکستان کے موجودہ صدر تارڑ صاحب کے نزدیک احمدیوں کے دل میں لا اله الا الله نہیں ہے۔ گویا وہ خدائی کا خود دعویٰ کرتے ہیں۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ احمدی کہتا ہے کہ میرا دعویٰ ہے کہ میرے دل میں لا اله الا الله ہے۔ لیکن اگر کوئی جج کہہ دے کہ تم اپنے دل کو نہیں جانتے اور تمہارا دعویٰ جھوٹا ہے اسی وقت وہ جج خدائی کے دعوے کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کی طرف سے خدائی کا دعویٰ کئے بغیر احمدیوں پر کلمہ کے انکار کا الزام لگایا ہی نہیں جاسکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اگر دنیاوی بادشاہ تمہارے دین کو بدلنے کی کوشش نہیں کرتا تو اس کی اطاعت ایسے امور میں فرض ہے جو قرآن کے مطابق ہیں اور متصادم نہیں۔

تفسیر قمی جو شیعہ تفسیر ہے اس میں سے حضور انور نے متعلقہ حصہ تفصیل سے بیان فرمایا جو کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔ یہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ حضور انور نے اپنا مشاہدہ بتایا کہ کئی شیعہ میرے درس اور خطبات کو سن کر احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور انہوں نے ثبات قدم کے ساتھ دین کا حق ادا کیا۔ ان کی جائیدادیں لوٹی گئیں۔ رشتے توڑے گئے۔ مارا پیٹا گیا لیکن انہوں نے کہا کہ اب حق ہمارے پاس آگیا ہے۔ خطوط میں وہ لکھتے ہیں کہ ہم اپنے آباؤ اجداد سے جو باتیں سنتے تھے وہی جانتے تھے لیکن اب جب آپ نے اصل حقیقت کی وضاحت فرمادی ہے تو اسے قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں۔

### جمعۃ المبارک، ۹؍ جنوری ۱۹۹۸ء :

آج جمعہ کی مصروفیات کی وجہ سے درس القرآن نہیں ہوا۔ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ حسب معمول براہ راست نشر ہوا۔ آج حضور ایدہ اللہ کی فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات جو ۲۲؍ جولائی ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ کی گئی تھی نشر مکرر کے طور پر براڈکاسٹ ہوئی۔ صرف ایک ہی سوال احمدیوں اور باقی مسلمانوں میں کیا فرق ہے پر حضور انور نے پورا ایک گھنٹہ سیر حاصل بحث فرمائی۔ حیات مسیح، وفات مسیح اور مسیح کی آمد ثانی پر قرآن، حدیث اور منطق کی روشنی میں عظیم الشان دلائل پیش فرمائے جو سننے سے تعلق رکھتے ہیں۔

آخر پر حضور انور نے افریقن مائنڈ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ افریقن لوگ اس بات میں دیانتدار ہیں کہ جب انہیں بات سمجھ آجاتی ہے تو سر تسلیم جھکا دیتے ہیں اور اسی وجہ سے افریقہ دنیائے اسلام میں ممتاز پوزیشن حاصل کر لے گا۔ انشاء اللہ۔ (ا۔م۔چ)

کبھی اس کے ہونٹ گلاب سے کبھی اس کا چہرہ چمن کہیں
رُخِ یار کو کبھی آفتابِ سحر کی پہلی کرن کہیں
مرے چاند! اب تو کنارِ جاں سے فگار آنکھ میں تُو اُبھر
تری چاندنی میں نہا کے ہم کوئی مثل کوہ سخن کہیں
یہ جہانِ وحشتِ ضبطِ کربِ جنون مجھ کو مٹا نہ دے
مری جستجو کے دیار میں نظر آ کہ قصہ من کہیں
ترے پرتوِ خدوخال کا جو ہمیں بھی اذنِ سخن ملے
تری بات موجِ ختن لکھیں تو بدن کو حاصلِ فن کہیں
ترا عکس لے کے جہاں کہیں جو ہوا چلے تو کلی کھِلے
اسی واسطے سبھی راستے تجھے خوشبوؤں کا وطن کہیں

(عبدالغفار طاہر عدیم۔ جرمنی)

# مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

## روزانہ چار لیٹر سادہ پانی پینا کئی بیماریوں کے لئے مفید ہے

حال ہی میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں طبّی نقطہ نگاہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کثرت سے صاف، سادہ پانی پینا انسانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے اور اس کے ذریعہ سے بعض بیماریوں کا علاج بھی کیا جاسکتا ہے۔ کتاب کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

انسان کے جسم میں تین چوتھائی پانی ہوتا ہے پانی کی کمی سے جسم کو نقصان پہنچتا ہے اور اگر یہ کمی برقرار رہے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ انسانی صحت کا راز جسم میں پانی اور نمکیات و کیمیات کے توازن کے درست رہنے میں ہے۔ ایک اوسط بالغ آدمی روزانہ تقریباً چھ پائنٹ (۳ء۴ لیٹر) پانی جسم سے خارج کرتا ہے۔ نصف لیٹر پسینہ، ایک لیٹر سانس اور کوئی دو لیٹر پیشاب کے ذریعہ خارج ہوتا ہے گویا جسم کی مشین کو چلتے رہنے کے لئے مسلسل پانی درکار ہوتا ہے۔ یہ جاننے کے لئے کسی لمبے چوڑے حساب کی ضرورت نہیں کہ جتنا پانی روزانہ جسم سے خارج ہوتا ہے اتنا داخل کرنا بہر حال ضروری ہے اور اگر یہ کمی پوری نہ کی جائے تو جسم کی مشین میں کہیں نہ کہیں کوئی خرابی ضرور پیدا ہوگی جس سے بیماری پیدا ہوگی۔ کتاب کے مصنف نے جو ریسرچ کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کم پانی پیتے رہنے سے کئی تشویشناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جن میں دمہ، ہائی بلڈ پریشر، معدہ کا السر (Ulser) انجائنا، سردرد، کمردرد، جوڑوں کا درد، قولنج (Colitis)، کھچاؤ تناؤ (Stress)، ذیابیطس اور موٹاپا وغیرہ شامل ہیں۔ نیز الرجی کی تکلیف کئی شکلیں اختیار کر سکتی ہیں۔ جسم کے پیاسے خلیات (Cells) پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کئی قسم کے رد عمل ظاہر کرتے ہیں۔ جو بعض دفعہ اتنے شدید ہوتے ہیں کہ وہ اپنی ذات میں بیماریاں بن جاتی ہیں۔ انہی کو الرجک ری ایکشن بھی کہا جاتا ہے۔

کتاب کے مصنف ڈاکٹر فریدون ایرانی نژاد امریکی ہیں۔ جب ایران میں خمینی انقلاب آیا تو ان کو سزائے موت سنائی گئی۔ وہ ایران کی ایک جیل میں اڑھائی سال قید رہے جہاں تین ہزار اور قیدی بھی تھے۔ جیل میں علاج معالجہ کی سہولتیں نہ ہونے کے برابر تھیں چنانچہ ڈاکٹر صاحب کو مجبوراً قیدیوں کا علاج پانی اور نمک وغیرہ سے کرنا پڑتا تھا۔ وہ حیران ہوئے کہ پانی بطور دوا کے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ قیدیوں پر اس تھیوری کو آزمانے کے لئے تجربے کرتے رہے اور بڑی احتیاط سے انہیں ریکارڈ کرتے رہے۔ انہوں نے دو ہزار سال پرانے ایرانی حکماء کے تجربوں کی تصدیق کی جو درد اور صدمہ کی حالت میں مریض کو پانی پلایا کرتے تھے اور اس کی زبان پر نمک رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی بناء پر ان کی جان بخشی کردی گئی۔

ڈاکٹر صاحب کے پاس ایک قیدی سخت پیٹ درد کی حالت میں آیا۔ انہوں نے اسے دو گلاس پانی پلایا اور آٹھ منٹ کے بعد درد دور ہوگئی۔ وہ کہتے ہیں جسم میں بعض کیمیکلز ہوتے ہیں جو جسم کے افعال کو درست حالت میں رکھتے ہیں وہ تب ہی کام کر سکتے ہیں جب وہ پانی میں حل ہوں۔ ایک ایسا کیمیکل (Histamine) بھی ہے جو دماغ سے پیغام لاتا ہے اور جسم میں پانی کی تقسیم اور استعمال کو صحیح رکھتا ہے۔ نیز جسم کے دفاعی نظام کو کنٹرول کرتا ہے لیکن خود ہسٹامین کا کام بھی تبھی درست رہتا ہے جب جسم میں مناسب مقدار میں پانی موجود ہو۔ جب جسم میں پانی کی کمی ہو جائے تو اس کی مقدار پانی کے تناسب سے بڑھ جاتی ہے اور اس کا عمل نارمل حالت سے زیادہ تیز ہو جاتا ہے۔ اور اس کے رد عمل کے طور پر جسم کے ہوا کے راستے بند ہونے لگتے ہیں اور سانس لینے میں دقت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ دمہ کے مریضوں کے پھیپھڑوں (Lungs) میں Histamine نارمل مقدار سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ اگر ایسی حالت میں جسم میں پانی کم ہوگا تو پھیپھڑے بلغم (Mucus) پیدا کرتے ہیں جس کو پتلا کرنے کے لئے نمک درکار ہوتا ہے۔ چنانچہ دمہ کے مریضوں کو تکلیف کے وقت نمک کا استعمال بڑھا دینا چاہئے بلکہ جب دیکھیں کہ دمہ والی کیفیت ہو رہی ہے تو نمک زبان پر رکھ لیں جس سے دماغ یہ سمجھے گا کہ جسم میں نمک پہنچ گیا ہے اور وہ بلغم کو پتلا کرنے کی ہدایات جاری کر دے گا۔ جس کے نتیجہ میں جسم کے ہوا کے سکڑے ہوئے رستے کھل جائیں گے اور دمہ کا مریض بہتر محسوس کرنے لگے گا۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اگر کوئی دمہ کا مریض ان کی ہدایات کے مطابق پانی پیئے گا تو وہ دو ہفتوں میں ٹھیک ہو جائے گا۔ زیادہ پانی پینا معدے کی تیزابیت اور قبض کے لئے بھی مفید ہے۔ پانی صاف ہونا چاہئے اور ابلا ہوا ہو تو بہتر ہے۔ سمندری نمک عام نمک سے بہتر ہے۔ جسم میں پانی کی کمی (Dehydration) دور کرنے کے لئے نمکین پانی ہی استعمال کرتے ہیں۔ ہسپتالوں میں بھی نمکین پانی کا ڈرپ لگاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں احتیاط کی بھی ضرورت ہے۔ پانی اور نمک کا استعمال بڑھانے سے پہلے ہائی بلڈ پریشر، دمہ، ذیابیطس اور دل کے مریض جو کوئی دوا استعمال کر رہے ہوں اپنے معالج سے ضرور مشورہ کریں۔ نمک سے پریشر فوراً بڑھ جاتا ہے۔

ڈاکٹر فریدون کہتے ہیں کہ چائے اور کولا قسم کے جو مشروبات بازار میں ملتے ہیں وہ پانی کی اس چار لیٹر کی حد میں شامل نہیں جو بالغ آدمی کو روزانہ پینا چاہئے۔ بلکہ یہ مشروبات تو اصل مقصد کے خلاف کام کرتے ہیں۔ ان میں کیفین (Caffeine) شامل ہوتی ہے جو پیشاب آور ہونے کی وجہ سے جسم سے پانی کو خارج کرتی ہے۔ اس لئے کافی کے ہر کپ کے بعد اس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے اتنا ہی سادہ پانی پینا چاہئے۔ یہی صورت پھلوں کے جُوس کی ہے۔ سنگتروں کا جوس پینے سے جسم میں اتنی پوٹاشیم داخل ہو جائے گی جو جسم کے اندرونی توازن کو بگاڑ سکتی ہے لہذا صاف سادہ پانی ہی استعمال کرنا چاہئے۔

(ماخوذ از: "Your Body's many cries for: water" by Dr Fereydoon Ghelidj, Boo Books)

ہوا کے بعد پانی انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے اور اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ پیاس مٹانے کے لئے سادہ پانی سے بہتر کوئی مشروب نہیں۔ پانی تھوڑا پینے سے زہریلے مادے جسم میں جمع ہو جاتے ہیں جو بیماریوں کا موجب بنتے ہیں۔ آج کل بازاری مشروبات نے ہر طبقہ کے لوگوں کو مشکل سے دوچار کر رکھا ہے۔ بہت ہیں جو پانی کی بجائے مختلف کولے ہی پیتے ہیں اور اس طرح نہ صرف پانی کے فوائد سے محروم رہتے ہیں بلکہ الٹا اپنے جسم میں غیر ضروری اور نقصان دہ کیمیکلز جمع کرتے ہیں۔ کچھ لوگ ہیں جو بطور تکلف کے انہیں مہمانوں کو پیش کرتے ہیں اور عدم استطاعت کے باوجود اپنی مہمان نوازی کے تقاضہ کو پورا کرتے ہیں۔ پر کیا ہی اچھا ہو کہ مہمان بھی خود اپنے میزبان کے بھلے کے لئے سادہ پانی پینے پر ہی اصرار کریں اور میزبانوں کو تکلف نہ کرنے دیں۔ ذوق نے کیا خوب کہا تھا کہ ؎

اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
آرام سے ہیں وہ جو تکلف نہیں کرتے

کئی لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں آرام رہے نہ رہے پر تکلف پر حرف نہ آنے پائے۔ وہ کہتے ہیں استاد ذوق اس زمانے میں ہوتے تو شاید یوں کہتے ؎

اے ذوق تکلف میں ہے تہذیب سراسر
دہقانی ہیں وہ سب جو تکلف نہیں کرتے

☆......☆......☆

## بلّی نے اپنے مالک کو قتل کے الزام میں پکڑوادیا

عدالتوں میں ثبوت جرم کے لئے انسانوں کے ڈی این اے (DNA) تو اب تک استعمال ہوتے رہے ہیں لیکن کینیڈا کی عدالتی تاریخ میں پہلی بار ایک ملزم کو کسی حیوان کے ڈی این اے کی گواہی پر سزا ملی ہے۔ رسالہ "نیچر" واقعہ کو بیان کر کے لکھتا ہے کہ یہ ایک ایسی عدالتی نظیر ہے جس سے جرم کی تفتیش کا ایک نیا باب کھل گیا ہے۔

واقعات کے مطابق اکتوبر ۱۹۹۴ء میں ایک بتیس سالہ عورت جو کینیڈا کے پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ کی رہنے والی تھی اچانک گھر سے غائب ہوگئی۔ پولیس نے چند روز کے بعد اس کی خون آلود کار کو برآمد کر لیا جو وقوعہ قتل کے بعد کہیں چھوڑ دی گئی تھی۔ مزید تین ہفتوں کے بعد ایک مردانہ جیکٹ بھی کہیں پڑی ہوئی مل گئی جس پر مقتولہ کے خون کے چھینٹے اور کسی بلی کے ستائیس بال گرے ہوئے تھے۔ یہ بال قاتل کی اپنی بلی کے تھے اور انہی نے اپنے مالک کے خلاف گواہ بن کر اسے پکڑوادیا۔

پولیس نے پہلے تو جیکٹ پر گرے ہوئے بالوں کا تجزیہ کر کے ان کا ڈی این اے حاصل کیا اور پھر مشتبہ فرد کی بلی کے ڈی این اے سے مقابلہ کیا تو وہ دونوں ایک نکلے۔ پھر مزید تسلی کے لئے کینیڈا اور امریکہ کی اٹھائیس بلیوں کے ڈی این اے حاصل کر کے ان سے مقابلہ کیا لیکن وہ سب مختلف نکلے۔ چنانچہ بلی کا مالک گرفتار کر لیا اور جیوری کے سامنے بلی کی گواہی پیش کی گئی جو تسلیم کر لی گئی اور قاتل کو سزائے موت دی گئی۔ قاتل مقتولہ کا ڈی فیکٹو (بالفعل) خاوند تھا۔ اور دونوں کے تعلقات کچھ عرصہ سے کشیدہ تھے۔ قاتل بھی آہ بھر کر کہتا ہوگا میری بلی اور مجھ ہی کو میاؤں۔

انسان کا عمل بھی طائر یا پرندے کی طرح ہے جو خود تو اڑ جاتا ہے لیکن پیچھے اپنے آثار اور نشان چھوڑ جاتا ہے۔ اور اس طرح انسان کے اچھے برے اعمال کے لاتعداد نشانات اس کے اپنے وجود کے اندر اور ارد گرد گواہیوں کے طور پر جمع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا اکثر حصہ تو زندگی میں مخفی ہی رہتا ہے لیکن اس روز وہ سب ظاہر ہو جائیں گے جس کے بارہ میں خدا نے فرمایا یَومَ تُبلَی السَّرآئِر یعنی جس دن پوشیدہ بھید ظاہر کر دیئے جائیں گے (الطارق: ۱۰) سوائے اس کے جس پر اللہ رحم فرمادے۔ اِلّا مَن رَّحِمَ اللّٰہ (الدخان: ۴۳)۔

☆......☆......☆

# نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲/ جنوری ۱۹۹۸ء قبل از درس القرآن الکریم مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم سردار بشارت احمد صاحب ابن حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی:

(۱)...... محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت چوہدری محمد شریف صاحب سابق امیر جماعت ضلع ساہیوال۔ آپ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۹۷ء کو بعمر ۹۴ سال وفات پاگئیں۔ موصوفہ حضرت نواب محمد دین صاحب مرحوم کی بڑی بہو اور مکرمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ کی بڑی بھابھی اور سمدھن تھیں۔ آپ چالیس سال تک لجنہ اماء اللہ ساہیوال کی صدر رہیں۔ تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ چاروں بیٹیاں خدا کے فضل سے لجنہ کے کاموں میں پیش پیش ہیں۔

(۲)...... مکرم محمد دین صاحب بدر (درویش قادیان) ابن مکرم غلام نبی صاحب۔ (وفات ۷/ جنوری ۱۹۹۸ء)۔ مرحوم ابتدائی درویشوں میں سے تھے۔ تقسیم ملک سے قبل ہوشیار پور سے قادیان آئے اور درویشی اختیار کرلی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ۴ بیٹے اور ۴ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی (وکیل اعلیٰ قادیان) ان کے سب سے بڑے داماد ہیں۔

(۳)...... محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب نائب ناظر زراعت ربوہ۔ آپ ۸/ جنوری ۹۸ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(۴)...... مکرم عبدالغفار خان صاحب۔ ۹/ جنوری ۱۹۹۸ء بعمر ۷۴ سال ربوہ میں وفات پاگئے ہیں۔ مرحوم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کے برادر نسبتی اور مکرم مرزا عبدالوحید صاحب آف ہونسلو (یو۔کے) کے خسر تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین


SATELLITE WAREHOUSE
MTV AHMADIYYA
CNN
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More
Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
SKY
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey .GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740
ZEE TV

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں- انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ہمراہ ارسال فرمایا کریں- اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کے بارے میں آپ اپنے تاثرات اب e-mail کے ذریعے بھی ارسال کرسکتے ہیں :

mahmud@btinternet.com

## حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی ایک تقریر

۲۶ر دسمبر ۵۸ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی تقریر کا ایک حصہ ایک پرانی اشاعت سے روزنامہ "الفضل" ۱۲ر نومبر ۹۷ء کی زینت ہے- آپؓ نے فرمایا کہ ۱۹۰۵ء کے موسم بہار میں جب کانگڑہ کا زبردست زلزلہ آیا تو اس وقت میں سو رہا تھا یا قریباً سونے کی کیفیت میں تھا- صبح کی نماز کے وقت قریباً نصف گھنٹے تک جھٹکے محسوس ہوتے رہے، اس دوران حضرت مسیح موعودؑ مکان کے اندر ہی استغفار کرتے رہے- اس زلزلے کے بعد آپؑ کچھ عرصہ باغ میں مقیم رہے- انہی دنوں طاعون کا موسم بھی تھا- چودھری حاکم علی صاحبؓ سرگودھا سے قادیان آئے تو حضورؑ نے انہیں فرمایا کہ آپ ہمارے شہر والے مکان میں چلے جائیں اس کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے طاعون سے خاص طور پر محفوظ رکھنے کا وعدہ بھی ہم سے کیا ہے-...... "الدار" میں جہاں حضرت اقدسؑ کو خدائی وعدہ کے مطابق حفاظت کا کلّی یقین تھا وہاں آپؑ ظاہری اسباب کی رعایت کو بھی ہمیشہ اختیار فرماتے تھے- چنانچہ مکان کے نچلے صحن میں لکڑیوں کا ڈھیر لگوا کر اس کو آگ دلوایا کرتے تاکہ جراثیم اگر ہوں تو مر جائیں، ایک بڑی کوئلوں کی انگیٹھی اوپر کی منزل میں استعمال کی جاتی تھی اور بسا اوقات کمروں میں گندھک کی دھونی کا بھی انتظام ہوتا تھا-

حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ کوئی شخص آپؑ کی مجلس میں کئی سوال لے کر آیا یا اسے کوئی خیال پیدا ہی ہوا تو حضورؑ نے از خود اسی کے متعلق تقریر فرمادی- ایک کشمیری دوست عمر ڈار سنوری صاحب کو حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ قادیان لائے- جب یہ حضورؑ کی مجلس میں پہنچے تو حضورؑ نے اپنے درس میں فرمایا کہ بعض لوگ ساری نیکیاں بجا لاتے ہیں، عبادات کی پابندی بھی کرتے ہیں مگر اپنے بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کا خیال نہیں رکھتے...... یہ اتفاق تھا کہ عمر ڈار صاحب مدت سے اپنے چھوٹے بھائی کا حصہ جائیداد دبائے بیٹھے تھے، وہ اس وعظ سے ایسے متاثر ہوئے کہ قادیان سے ہی اپنے بھائی کو جائیداد کا حصہ دینے کا خط لکھ دیا اور کشمیر پہنچتے ہی عملاً بھی حصہ ادا کر دیا-

حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے مخلصین کی اصلاح کی تڑپ تو تھی ہی لیکن حضورؑ ان لوگوں کی اصلاح کے لئے بھی ہمیشہ کوشاں رہا کرتے جو کسی زمانہ میں آپؑ سے عقیدت رکھتے تھے لیکن بعد میں شامت اعمال سے ان کی ایمانی حالت میں فرق آگیا تھا- چنانچہ میر عباس علی لدھیانوی کو سمجھانے کے لئے حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کو بھیجا- اسی طرح مولوی محمد حسین بٹالوی کے لئے بھی اکثر یہ خواہش رہتی تھی کہ وہ راہ راست پر آجائیں- ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ بٹالہ تشریف لے گئے تو حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ نے حضورؓ سے ذکر کیا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کو حضورؓ کی قیامگاہ کے قریب ہی پھرتے دیکھا ہے- حضورؓ کے ارشاد پر حضرت شیخ صاحبؓ جو مولوی صاحب کے پرانے بے تکلف ملنے والے تھے انہیں اپنے ہمراہ لے آئے لیکن جونہی مولوی صاحب کو پتہ چلا کہ حضورؓ وہاں موجود ہیں وہ نکل بھاگے- حضرت شیخ صاحبؓ نے بے تکلفی سے کہا کہ مولوی صاحب اب تو ایمان لے آئیں- اس پر ان کا جواب تھا "اگر مرزا صاحب زندہ ہوتے تو میں ضرور بیعت کرلیتا- اب ان کے بعد نوجوانوں کی کیا بیعت کرنی ہے"-

حضرت مسیح موعودؑ اپنے رفقاء کو زیادہ سے زیادہ اپنے پاس ٹھہرانے کی کوشش فرمایا کرتے چنانچہ کئی دوست زیادہ قیام کرتے اور فیض حاصل کرتے- یہ امر جہاں حضورؑ کی شفقت کی دلیل ہے وہاں ایک روحانی تغیر پیدا کرنے کی کوشش کا بھی شاہد ہے- وہ تغیر جو کسی مامور من اللہ یا کسی برگزیدہ خدا کے فیض نظر سے ایک لحہ میں کسی شخص کو حاصل ہو سکتا ہے ناممکن ہے کہ وہ سینکڑوں سالوں میں ہزاروں علمی کتابوں کے پڑھنے اور سننے سے حاصل ہو سکے- امام اور مرکز سے دلی لگاؤ دراصل ایمان کو ترقی دینے کے لئے دو اہم اسباب ہیں اور ان دونوں سے وابستگی ہی مادیت کے طوفان میں انسانی ایمان کو محفوظ رکھنے والی کشتی ہے-

-......☆......☆......☆......-

## کینیڈا کی دریافت

ہر سال ۱۲ر اکتوبر کو امریکہ میں تعطیل عام ہوتی ہے کیونکہ اس دن ۱۴۹۲ء میں کولمبس نے امریکہ دریافت کیا تھا- اگرچہ مؤرخین نے ثابت کیا ہے کہ اس سے پہلے بحری قزاق امریکہ پہنچ چکے تھے اور نیز یہ کہ کولمبس شمالی امریکہ کے ساحل پر نہیں پہنچا تھا بلکہ ۲۴ر جون ۱۴۹۷ء کو اٹلی کا ایک شخص Glovanni Caboto (1447-99) جو انگلستان کے بادشاہ ہنری ہفتم کا ملازم تھا وہ شمالی امریکہ کے اس ساحل پر پہنچا تھا جسے اب کینیڈا کہا جاتا ہے- یہ جہازران جس نے بعد میں اپنا نام بدل کر John Cabot رکھ لیا تھا نیو فاؤنڈ لینڈ پہنچا تھا- چنانچہ امسال ۲۴ر جون کا دن شان و شوکت سے منانے کے لئے کینیڈا، اٹلی اور برطانیہ نے یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کئے اور انگلستان نے ایک بحری جہاز تیار کیا جو ہو بہو ۵۰۰ سال پہلے والے جان کیبٹ کے جہاز کی نقل تھا اور اس کا نام بھی The Mathew ہی رکھا گیا اور اسے ۲ر مئی ۱۹۹۷ء کو انگلستان سے نیو فاؤنڈ لینڈ کے لئے روانہ کیا گیا جو ۲۴ر جون کو منزل مقصود پر پہنچا- اسی طرح اونٹاریو سے ایک سو چھوٹے بحری جہازوں کے بیڑے نے بھی نیو فاؤنڈ لینڈ تک سفر کیا-

جان کیبٹ ۱۴۴۷ء میں اٹلی میں پیدا ہوئے- انہوں نے چھوٹی عمر سے ہی سمندری سفر شروع کر دیئے لیکن ان کا اصل شوق نئے بحری راستوں کی تلاش تھی- اس مقصد کیلئے جب انہیں اٹلی میں کوئی مدد نہ مل سکی تو وہ انگلستان میں برسٹل کے مقام پر منتقل ہو گئے اور دس سال تک بادل نخواستہ بحری سفروں میں مشغول رہے لیکن جب ہنری ہفتم کی تاجپوشی ہوئی تو گویا انہیں بھی ایک سرپرست مل گیا- انہوں نے ایک جہاز کو سازوسامان سے لیس کیا اور اٹھارہ ملاحوں کے ہمراہ اپنے بحری سفر کا آغاز کیا- ملاحوں میں تین ان کے اپنے بیٹے شامل تھے- جان کیبٹ ۲۴ر جون کو کینیڈا پہنچے اور ہنری ہفتم کے نام پر اسے اپنی تولیت میں لے لیا- جب جان کیبٹ واپس انگلستان پہنچے تو آپ کا پرجوش خیر مقدم ہوا اور The Great Admiral کے نام سے مشہور ہوئے- بادشاہ کی طرف سے دس پاؤنڈ بطور تحفہ ملے اور بیس پاؤنڈ کا سالانہ وظیفہ بھی مقرر ہوا-

جان کیبٹ اپنے دوسرے بحری سفر پر ۵ جہازوں اور ۳۰۰ ملاحوں کے ساتھ ۱۴۹۸ء میں روانہ ہوئے اور Labrador کے ساحل تک پہنچے لیکن ان کی واپسی کا کوئی نشان نہیں ملتا- خیال ہے کہ واپسی پر ان کا بحری بیڑہ کسی وجہ سے سمندر میں غرق ہو گیا- ۱۵۰۱ء میں بعض پرتگالی سیاح لیبراڈر سے واپس یورپ پہنچے تو ان کے پاس بعض ایسی اشیاء تھیں جو اٹلی کی بنی ہوئی تھیں جس سے علم ہوا کہ جان کیبٹ دوسری دفعہ بھی براعظم امریکہ پہنچے تھے- انہوں نے اپنا سالانہ وظیفہ ۱۴۹۹ء تک ہی وصول کیا اس کے بعد ان کا کوئی اتہ پتہ نہیں ملتا- تاہم اس عظیم جہازران کے نام پر اس وقت کینیڈا میں ایک ۷۰ میل لمبے پانی کے ٹکڑے کا نام Cabot Strait ہے نیز ایک خوبصورت شاہراہ کا نام بھی Cabot Trail رکھا گیا ہے-...... یہ معلوماتی مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷ر نومبر ۹۷ء میں مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے-

-......☆......☆......☆......-

## احمدی مائیں

### محترمہ رحیم بی بی صاحبہ

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب روزنامہ "الفضل" ۲۵ر اکتوبر ۹۷ء میں اپنی والدہ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرے بچپن کا ایک واقعہ ہے جب مسجد لندن کی تحریک کے سلسلے میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ سیالکوٹ تشریف لے گئے- مردوں اور عورتوں کے الگ الگ اجتماعات منعقد ہوئے- حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی نے بہت مؤثر وعظ کیا تو سامعات اپنی نقدی اور زیورات پیش کرنے کے لئے بیتاب ہو گئیں- میری والدہ نے بھی اپنے ہاتھوں میں پہنے ہوئے چاندی کے بند اتار کر پیش کئے اور خالی ہاتھ واپس گھر لوٹیں-...... ...... مضمون نگار مزید لکھتے ہیں کہ میری والدہ حروفِ ابجد تک سے بھی ناواقف تھیں لیکن حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر ۴۷ء میں انہوں نے بڑی محنت سے اپنا نام لکھنا سیکھا تاکہ وہ بھی ووٹر بن کر پاکستان بنانے کے حق میں ووٹ دے سکیں-

-......☆......☆......☆......-

### محترمہ فتح بی بی صاحبہ

مکرم عبدالسمیع نون صاحب اپنی والدہ محترمہ فتح بی بی صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۵ر نومبر ۹۷ء میں رقمطراز ہیں کہ میرے والد حضرت میاں عبدالعزیز صاحب نون نے حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کرلی لیکن والدہ متردد رہیں- حتیٰ کہ ۱۹۳۹ء میں ایک عزیزہ کی وفات پر تعزیت کرنے قادیان گئیں اور وہاں جو پہلی چیز ان کے لئے حیرانی کا باعث بنی وہ حضرت مصلح موعودؓ کے گھر سے اپنے خادم کے گھر بھجوایا جانے والا کھانا تھا جو نہ صرف لذیذ اور وافر ہوتا بلکہ آقا کے گھر سے خادم کے گھر بھجوایا جاتا تھا جبکہ عام معاشرے میں صورتحال بالکل برعکس تھی- اسی کیفیت میں جمعہ کے روز مسجد گئیں اور ایک کھڑکی سے حضرت مصلح موعودؓ کی زیارت کی- فرماتی تھیں کہ چہرہ مبارک پر نگہ پڑتے ہی میں نے کہا صد افسوس اس شخص کی غلامی پہلے کیوں قبول نہ کی، یہ تو نور کا پیکر ہے- چنانچہ چند روز بعد واپس لوٹیں تو ان کی جھولی دولتِ ایمان سے بھری ہوئی تھی-

-......☆......☆......☆......-

### محترمہ مریم نواب بیگم صاحبہ

مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۸ر نومبر ۹۷ء میں لکھتی ہیں کہ میری والدہ محترمہ مریم نواب بیگم صاحبہ تعلیم سے بالکل محروم اور ابھی کم سن ہی تھیں کہ ان کی شادی ہو گئی- اپنے سسرال میں جب اپنے خاوند محترم کے چھوٹے بھائیوں کو تعلیم حاصل کرتے دیکھا تو خود بھی پڑھنے کی خواہش کی اور جلد ہی اردو پڑھنا اور کسی حد تک لکھنا سیکھ لیا- شادی کے کچھ عرصے بعد خاوند نے قبول احمدیت کی سعادت پائی اور انہیں یہ اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ آپ پر کوئی پابندی نہیں ہے، چند کتب یہ رکھی ہیں دل چاہے تو پڑھ لیں- جب آپ نے انہیں پڑھنا شروع کیا تو درثمین اس قدر پسند آئی کہ اکثر اسکے اشعار گنگناتی رہتیں اور پھر ایک دن احمدیت قبول کرلی- اس کے بعد بڑی محنت سے قرآن کریم پڑھنا بھی سیکھا- بچوں کی تعلیم و تربیت کا بھی خوب خیال رکھا اور عام رہن سہن میں بھی یہ پیش نظر رکھتیں کہ لوگ دیکھ کر محسوس کریں کہ یہ ایک احمدی گھرانہ ہے- ۱۹۳۸ء میں آپ قادیان منتقل ہو گئیں جہاں نماز جمعہ کی ادائیگی اور قرآن کریم کے درس میں ہمیشہ حتی المقدور باقاعدگی سے شامل ہوا کرتی تھیں-

-......☆......☆......☆......-

## محترم میاں اللہ یار خان بھٹی صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۲ر نومبر ۹۷ء میں مکرم محمد نواز مومن صاحب رقمطراز ہیں کہ ہمارے علاقے پنڈی بھٹیاں میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق محترم میاں مراد صاحب کو ملی اور پھر ان کے بھائیوں کو- یہ علاقے کے غرباء میں سے تھے چنانچہ قبول احمدیت اور تبلیغ کے راستے میں انہوں نے بہت تکالیف اٹھائیں- لیکن ان بزرگوں کی کوشش سے محترم میاں اللہ یار خان بھٹی صاحب نے قادیان جاکر بیعت کرلی- وہ قادیان کے لوگوں کی عبادات، اخلاق اور حضرت مصلح موعودؓ کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے- آپ اپنے دیہات کے بڑے لوگوں میں شمار ہوتے تھے- جب آپ بیعت کر کے قادیان سے واپس آئے تو بیوی اور تینوں بیٹوں نے بھی احمدیت قبول کرلی- محترم میاں صاحب متقی، تہجد گزار، تلاوتِ قرآن کے شیدائی اور موصی تھے- حصہ وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کرنے کی توفیق پائی- یکم ستمبر ۹۷ء کو ۹۱ سال کی عمر میں آپکی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی-

-......☆......☆......☆......-

## Muslim Television Ahmadiyya

**Programme Schedule for Transmission**

**23/1/98 - 29/1/98**

*Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or fax +44 181 874 8344*

### Friday 23rd January 1998 – 24 Ramadhan

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 9
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec.22 .1.98 (R)
03.45 Urdu Class
05.00 Homoeopathy Class with Huzoor(R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 9
07.00 Pushto Programme -
08.00 Bazm-e-Moshaira - Mehfil-eShair - Nusrat Jehan Academy, Rabwah
09.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00 Urdu Class
11.00 Computers For Everyone - Part 43
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.30 Darood Shareef and Nazm
13.00 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque' London, UK
14.00 Bengali Programme
14.30 Rencontre Avec Les Francophones - Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends
15.30 Friday Sermon By Huzoor (R)
17.00 Liqaa Ma'al Arab (N)
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class
19.30 German Service: Friday Sermon 7.2.97
20.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor
21.00 Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan
21.30 Friday Sermon (R)
22.45 Rencontre Avec Les Francophones

### Saturday 24th January 1998 – 25 Ramadhan

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Friday Sermon, Rec. 23.1.98
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Computers For Everyone -Part 43
05.00 Rencontre Avec Les Francophones
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00 Saraiki Programme
08.00 Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan -(R)
08.45 Liqaa Ma'al Arab
09.45 Urdu Class
11.00 MTA Variety: 'Ramadhan ke taqazey ' by Abdus Salaam Tahir
11.30 LIVE Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK -
13.00 Tilawat, News
13.30 Indonesian Hour: 1) Tilawat 2) Dars Hadith 3) Quiz Basyarat 4) Nazm
14.15 Bengali Programme
15.00 Children's Mulaqat with Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab - occured in Ramadhan 1) Battle of Badr - Fall of Mecca 2) Eclipse of Moon and Sun
17.00 Arabic Programme
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class (N)
19.30 German Service: 1) MTA Special 'Ramadhan', 2) MTA Special 'Ramadhan' 3) MTA Variete 'Ramadhan'
20.30 Children's Corner: Dar-ul-Barkat, Rabwah
21.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 24.1.98 (R)
22.45 Children's Mulaqat with Huzoor

### Sunday 25th January 1998 – 26 Ramadhan

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.30 Children's Corner: Dar-ul-Barkat, Rabwah
01.00 Liqaa Ma'al Arab
02.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 24.1.98 (R)
03.45 Urdu Class
05.00 Children's Mulaqat with Huzoor
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner : Dar-ul-Barkat, Rabwah
07.00 Friday Sermon By Huzoor - Rec. 23.1.98
08.00 MTA Variety: Jamaat-e-Ahmadiyya aur Khidmate Quran
09.00 Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 MTA Variety
11.30 LIVE Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK -
13.05 Tilawat, News
13.30 Indonesian Hour: Friday Sermon 17/6/94
14.30 Bengali Programme
15.00 Mulaqat with Huzoor with English Speaking Friends
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 Albanian Programme
18.05 Tilawat , Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class (N)
19.30 German Service: 1) Eine Gedenkveranstaltung zur ehren von Dr Abdul Salaam III 2) Kindersendung mit Amir Sahib
20.30 Children's Corner - Quiz, Part 1, Atfal-ul-Ahmadiyya, Bahawalpur - Abu Bakr Team VS Omar Team
21.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 25.1.98 (R)
22.45 Mulaqat with Huzoor with English speaking friends

### Monday 26th January 1998 – 27 Ramadhan

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Corner: Quiz, Part 1, Atfal-ul-Ahmadiyya, Bahawalpur - Abu Bakr Team VS Omar Team (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 25.1.98 (R)
03.45 Urdu Class (R)
05.00 Mulaqat with Huzoor with English speaking friends
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner: Quiz, Part 1, Atfal-ul-Ahmadiyya, Bahawalpur - Abu Bakr Team VS Omar Team (R)
07.00 Speech on 'Naik Dil ke ko kasrat-e-Ijaz ki hajit nahin' by Sultan Mahmood Anwar - on the occasion of Jalsa Rawalpindi 1997
08.00 Quiz Programme - Maloomat-e-Aamah
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Sports
1.30 LIVE Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK
13.05 Tilawat, News
13.30 Indonesian Hour: Dars ul Quran, Bani Israil - Part 2
14.15 Bengali Programme
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Turkish Programme
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class
19.30 German Service: 1) Begegnungen mit Hazoor IV 2) MTA Special 'Ramadhan'
20.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor
21.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 26.1.98 (R)
22.45 Homoeopathy Class With Huzoor

### Tuesday 27th January 1998 – 28 Ramadhan

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 26.1.98 (R)
03.45 Urdu Class (R)
05.00 Homoeopathy Class With Huzoor
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00 Pushto Programme
08.00 Islamic Teachings- Rohani Khazaine
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Medical Matters: 'Child Care' - No 3 - Host: Dr Aliya Guest: Dr Amatur Raqeeb
11.30 LIVE Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK -
13.05 Tilawat, News
13.30 Indonesian Hour: Friday Sermon 22/7/94
14.15 Bengali Programme
15.00 Mulaqat with Huzoor (N)
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Norwegian Programme
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
18.30 Urdu Class (N)
19.30 German Service: Mathematik 2) Ramadhan 3)Al Maida
20.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 10
21.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 27.1.98 (R)
22.45 Mulaqat with Huzoor (R)

### Wednesday 28th January 1998 – 29 Ramadhan

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
00.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 10
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 27.1.98 (R)
03.45 Urdu Class (R)
05.00 Mulaqat with Hazoor (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.30 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 10
07.00 Swahili Programme
08.00 Around The Globe - Hamari Kaenat
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class
11.00 Roshni Da Safar
11.30 LIVE Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK -
13.00 Tilawat, News
13.30 Indonesian Hour:1) Hadith 2)Dialogue (Professor Ruseffendi) 3) Nazm
14.15 Bengali Programme
15.00 Mulaqat with Hazoor (R)
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 French Programme
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
18.30 Urdu Class
19.30 German Service: 1) MTA Special 2) Regenbogen, Lugen 3) Rechtstip
20.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor
21.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK Rec. 28.1.98 ( R)
22.30 Al Maidah
22.45 Mulaqat with Huzoor (R)

### Thursday 29th January 1998 – 23 Ramadhan

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 28.1.98 (R)
03.45 Urdu Class (R)
05.00 Mulaqat with Huzoor
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor(R)
07.00 Sindhi Programme.
08.00 MTA Variety
08.55 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class
11.00 MTA Variety: Jamaat e Ahmadiyya ke Akhbaraat aur rasa'al
11.30 LIVE Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK
13.00 Tilawat, News
13.30 Indonesian Hour: Dars Quran Al Taubah
14.15 Bengali Programme
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Russian Programme
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
18.30 Urdu Class
19.30 German Service: 1) IQ 2) Eid Special 3) Poem
20.30 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 11
21.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK -1998 (R)
22.30 MTA Variety : Kalaam-e-Shair bezabane shaair -
23.00 Homoeopathy Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV

# Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, January 23, 1998 No. 4


# قابل غور

## اخبارات ورسائل کے مفید اور دلچسپ اقتباسات

(عبدالسمیع خان)

## ضرورت تسلیم ہے

محمد سلیم خان ماہنامہ "حکایت" کے مدیر کو تحریر کرتے ہیں:

"بزرگوار! تسلیم کہ ہمارے معاشرے کے حالات انتہائی دگرگوں ہیں بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ نبوت کا سلسلہ ختم نہ ہو چکا ہوتا تو اس قوم پر بھی شاید اللہ تعالیٰ کو بنی اسرائیل کی طرح پے در پے پیغمبر نازل کرنے پڑتے تاکہ اس کی اصلاح کی کوئی صورت نکلے لیکن محترم! نبوت کا سلسلہ تو ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا۔ اب تو آپ جیسے لوگوں کا فرض ہے۔ جنہیں خداوند تعالیٰ نے ایک پرتاثیر قلم اور جذبہ عطا کیا ہے وہ اس قوم کو جو کہ یاس و ناامیدی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں پھنستی چلی جارہی ہے، ایک نیا ولولہ عطا کریں۔

(ماہنامہ حکایت لاہور دسمبر ۱۹۹۴ء صفحہ ۲۲۲)

گویا نبوت کی ضرورت تو تسلیم ہے مگر خدا تعالیٰ پر یہ الزام ہے کہ بیماریاں تو پیدا کریں مگر معالج کا رستہ روک دیا۔

دوسرے امت کی گمراہی کے زمانہ میں اس کو نئی زندگی عطا کرنے کا کام کسی صحافی اور اہل قلم کے ذمہ نہیں لگایا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے تو اسلام کی نئی زندگی کو مسیح اور مہدی کے ساتھ وابستہ کیا ہے جسے خود نبی اللہ فرمایا۔ اس سے ہٹ کر یہ کام کسی کے بس کا ہے بھی نہیں۔ مشاہدہ گواہ ہے۔

☆......☆......☆

## ہر فرقہ قطار میں کھڑا ہے

مشہور صحافی اور اخبار نویس حسین نقوی، ایڈیٹر "دی نیوز" "The News" کے انٹرویو سے اقتباسات:

☆......بھٹو صاحب نے ۱۹۷۳ء کا دستور دیا لیکن اس دستور کے ساتھ جو کچھ انہوں نے خود کیا وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ دستور کی تشکیل کے دوران بھی انہوں نے موقع پرستی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے دستور میں نام نہاد اسلامی شقوں کو داخل کیا جس کی ضرورت نہ تھی۔ وہ چاہتے تو ایک لبرل جمہوری دستور قوم کو دے سکتے تھے۔ انہوں نے ایسا نہ کیا صرف اس لئے کہ تمام گروہوں کا اتفاق رائے حاصل کیا جائے۔ پھر انہوں نے پاکستان کی فاشسٹ طاقتوں کے سامنے سرنڈر کیا اور احمدیوں کو اقلیت قرار دیا حالانکہ جمہوری ریاست کا یہ کام نہیں کہ شہریوں کی مذہبی حیثیت کا تعین کرے۔ انہیں یہ بتائے کہ ان کا مذہب کیا ہے۔ پیپلز پارٹی کے دانشور کہتے ہیں انہوں نے سو سالہ پرانا مسئلہ حل کر دیا لیکن میں کہتا ہوں کہ انہوں نے کوئی مسئلہ حل نہیں کیا بلکہ ایک روایت ڈال دی ہے کہ اب ہر فرقہ قطار میں کھڑا ہے، ہر ایک کے سر پر "کفر" کی تلوار لٹک رہی ہے۔ یہ سب کچھ بھٹو کا کیا دھرا ہے۔ (قومی ڈائجسٹ مارچ ۹۵ صفحہ ۴۳)

☆......☆......☆

## فرقہ واریت کی لہر

☆......"پاکستان میں سیاسی فرقہ واریت کی لہر میں اضافہ ضیاء الحق کے دور میں ہوا۔ ان کی حکمت عملی تھی کہ تمام گروہوں کو جو ان کے خلاف متحد ہو سکتے ہیں انہیں الگ الگ کر دیا جائے۔ انہوں نے ایک منصوبے کے تحت فرقہ واریت کو بڑھایا۔ پھر اس فرقہ واریت میں ڈرگ مافیا نے بھی اپنا کردار ادا کیا۔ ان کی کوشش بھی یہ ہوتی ہے کہ انتظامیہ کی توجہ بٹی رہے۔ چنانچہ وہ بھی فرقہ واریت کو سپورٹ کرتے ہیں۔ جاگیرداروں اور زمینداروں نے بھی اس کی آبیاری کی ہے کیونکہ ایک غیر مستحکم نظام میں ان کے لئے زیادہ آسانی ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ۱۹۵۳ء میں قادیانی تحریک میں پنجاب کے جاگیرداروں نے درپردہ بہت زیادہ حصہ لیا اور اس تحریک کو فنانس کیا تھا۔ فرقہ ورانہ سیاست کے حوالے سے اب یہ کوئی راز کی بات نہیں رہی"۔ (قومی ڈائجسٹ مارچ ۱۹۹۵ء صفحہ ۵۴)

☆......☆......☆

## امتیازی سلوک

☆......"حمید احمد خان مرحوم تو سرے سے اخبار نویسی ہی کو پسند نہیں کرتے تھے حالانکہ ان کے بھائی مولانا ظفر علی خان ہندوستان کے نامور اخبار نویس تھے۔ ان کا اخبار "زمیندار" اپنے زمانے کا بہت زیادہ پڑھا جانے والا اخبار تھا۔ زبان و بیان میں بھی اس کی اپنی انفرادیت تھی۔ لیکن حمید احمد خان مرحوم کہا کرتے تھے، ظفر علی خان جتنے اچھے اخبار نویس تھے اتنے اچھے انسان نہیں تھے۔ ان کے بقول وہ اپنے بچوں کو گھی کے پراٹھے اور ان کو رات کی روکھی سوکھی روٹی دیتے۔ میرا خیال ہے اسی امتیازی سلوک کے باعث وہ اخبار نویسی سے الرجک ہو گئے"۔

(قومی ڈائجسٹ مارچ ۹۵ء صفحہ ۲۵)

# مختصر خبریں

روزنامہ جنگ لندن، پیر ۱۲؍جنوری ۱۹۹۸ء سے چند خبروں کا انتخاب بلا تبصرہ پیش ہے:

## لاہور میں قیامت صغریٰ کا منظر

☆......لاہور میں مجلس عزا پر فائرنگ، ۲۲ افراد جاں بحق، ۳۷ زخمی، ۱۰ بچے بھی شامل ہیں۔ دہشت گردوں نے مومن پورہ قبرستان میں چار منٹ تک گولیاں برسائیں۔ ہر طرف زخمی تڑپ رہے تھے۔ قیامت صغریٰ کا منظر"۔

☆......"شہر کے وسط میں واقع میکلوڈ روڈ پر مومن پورہ کے قبرستان میں اتوار کو چار دہشت گردوں نے صبح آٹھ بج کر ۵۵ منٹ پر خودکار ہتھیاروں سے مجلس عزاء پر فائرنگ کر دی۔ ایک خاتون سمیت ۲۲ جاں بحق اور ۳۷ زخمی ہوئے جن میں ۱۰ بچے بھی شامل ہیں۔ ۱۸ زخمیوں کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے۔ ......دہشت گردوں کی فائرنگ کے دوران جائے وقوعہ پر قیامت صغریٰ بپا تھی۔ ہر طرف خون ہی خون بکھرا ہوا تھا۔ زخمی خون میں لت پت تڑپ رہے تھے۔ خواتین، بچوں کی دلدوز چیخوں سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی"۔

## یہ کام کسی مسلمان کا نہیں۔ صدر

☆......صدر نے اپنے پیغام میں کہا کہ "یہ کام کسی مسلمان کا نہیں کیونکہ کوئی مسلمان بھائی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو قتل نہیں کر سکتا"۔

## واقعہ کی ذمہ داری قبول کرنے کا اعلان

(لشکر جھنگوی)

☆......"لشکر جھنگوی نے لاہور میں اتوار کی صبح میکلوڈ رڈ پر واقع قبرستان مومن پورہ کے واقعہ کی ذمہ داری قبول کرنے کا اعلان کیا ہے"۔

☆......☆......☆

## فرقہ واریت کو ہوا دینے والے ملک و قوم کے خیر خواہ نہیں۔ صدر

☆......"صدر رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ مذہبی تنظیمیں ملک میں امن و امان کے قیام اور فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے اہم کردار ادا کر سکتی ہیں.........فرقہ واریت ہمارے معاشرہ کا ناسور ہے۔ اسے ہوا دینے والے عناصر ملک و قوم کے خیر خواہ نہیں"۔

## ہم بدلہ لیں گے (لشکر جھنگوی)

☆......"لشکر جھنگوی کے سالار اعلیٰ محمد ریاض بسرا نے کسی نامعلوم مقام سے ٹیلی فون پر اپنا بیان ریکارڈ کراتے ہوئے مومن پورہ قبرستان میں مجلس پر حملے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے کہا کہ جب سنی مسلمانوں کی مساجد پر حملے ہونگے تو پھر مخالف فرقے کی عبادتگاہیں بھی محفوظ نہیں رہیں گی.........لشکر جھنگوی یہ اعلان کرتا ہے کہ اگر ہمارے کسی کارکن کو سزا ہوئی تو ہم اس کا بدلہ لیں گے"۔

☆......☆......☆

☆......"لاہور میں مشتعل افراد نے پولیس چوکی اور کئی گاڑیاں جلا دیں۔ بینکوں اور دکانوں پر حملے، بینک جلانے کی کوشش، پولیس پر پتھراؤ"۔

## مساجد میں کمانڈوز کا تعین

☆......"مساجد میں کمانڈوز تعینات۔ سانحہ مومن پورہ کے بعد لاہور کی اہم مساجد میں کمانڈوز تعینات کر دئے گئے ہیں"۔

## دہشت گردی کے واقعات

☆......"لاہور میں دہشت گردی کے تین بڑے واقعات۔ وزیر محمد نواز شریف کے انتخابی حلقے میں ہوئے۔ اسلام پورہ (کرشن نگر) میں دہشت گردی میں انارکلی کے تاجر شیخ اسماعیل کے خاندان کے تیرہ افراد کو ذبح کر دیا گیا۔ اس کے بعد ۱۸؍جنوری ۱۹۹۷ء کو سیشن کورٹ میں بم دھماکہ میں ۲۶ افراد جان بحق ہوئے۔ میکلوڈ روڈ مومن پورہ قبرستان میں اتوار کو ہونے والی دہشت گردی میں ۲۲ سے زائد افراد کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ .........سیشن کورٹ لوئر مال میں ۱۸ جنوری ۱۹۹۷ء میں بم دھماکہ بھی رمضان المبارک میں پیش آیا۔ جس میں ضیاء الرحمان فاروقی سمیت ۲۶ افراد لقمہ اجل بن گئے تھے"۔

☆......"کراچی میں اتوار کو نامعلوم افراد نے اغوا اور فائرنگ کر کے بچے سمیت ۵ افراد کو ہلاک اور چار کو زخمی کر دیا۔ کورنگی میں نامعلوم افراد نے بھتہ نہ ملنے پر اتوار بازار میں آگ لگا دی"۔

☆......☆......☆

## اپنے علم کا فیض دوسروں تک پہنچائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہو گا۔

(مدیر)


ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

## سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)


معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔